ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جنوری 2023ء

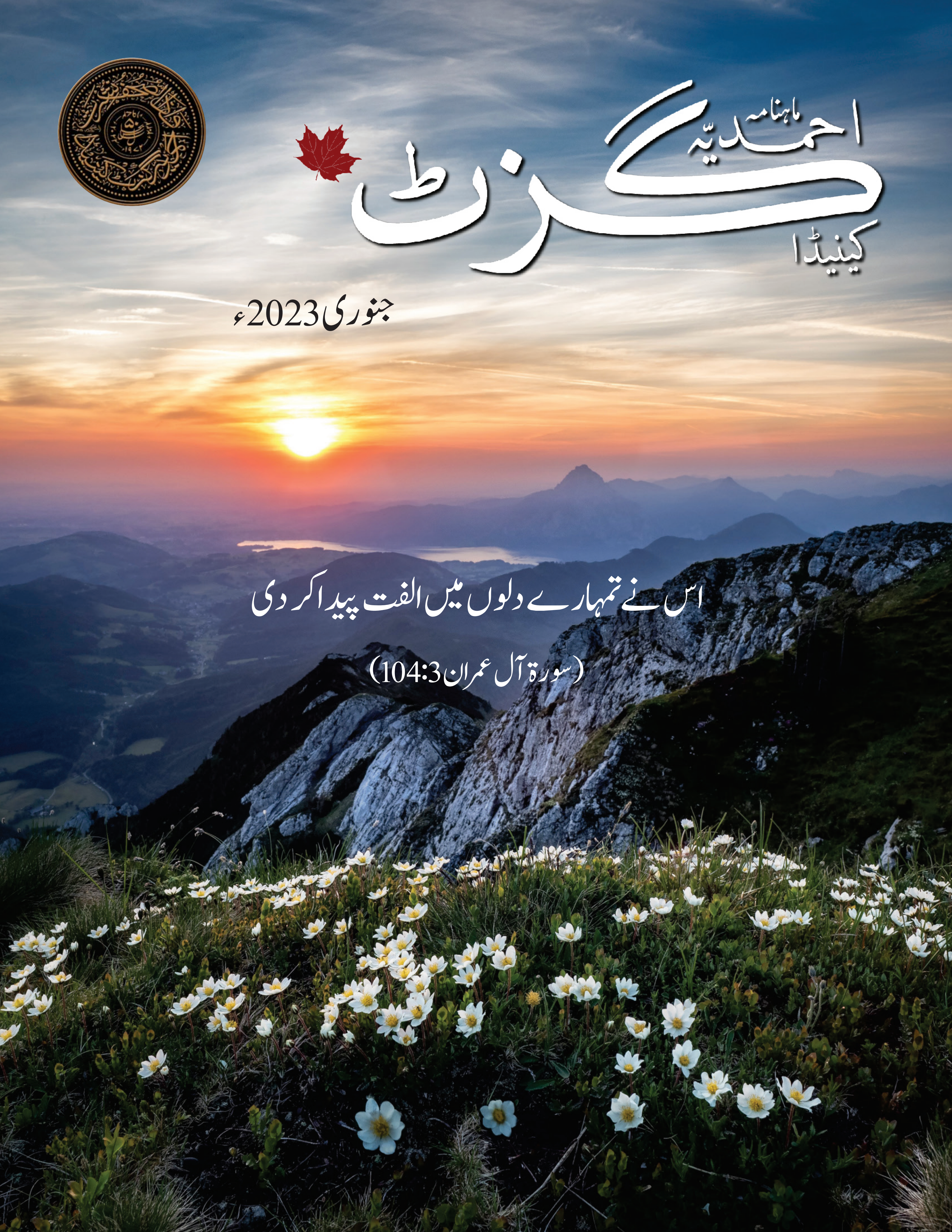

اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی

(سورۃ آل عمران 104:3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ النساء کی آیت 37 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کا ہم پر یہ احسان ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں ڈھانپ لے تو بے چین، تکلیف زدہ اور تنگدستوں کو جس حد تک تم آرام پہنچا سکتے ہو، آرام پہنچاؤ تو اللہ تعالیٰ تم سے شفقت کا سلوک کرے گا۔ اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کرو، ان کی غلطی کو پکڑ کر اس کا اعلان نہ کرتے پھرو۔ پتہ نہیں تم میں کتنی کمزوریاں ہیں اور عیب ہیں جن کا حساب روز آخر دینا ہوگا۔ تو اگر اس دنیا میں تم نے اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کی ہوگی، ان کی غلطیوں کو دیکھ کر اس کا چرچا کرنے کی بجائے اس کا ہمدرد بن کر اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تم سے بھی پردہ پوشی کا سلوک کرے گا۔ تو یہ حقوق العباد ہیں جن کو تم ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔''

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 156)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جنوری 2023ء جمادی الثانی 1444 ہجری قمری جلد 52 شمارہ 1

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادی اور فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابد اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالد

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ بنیادی مسائل کے جوابات مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب	11
★ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورِ جدید کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں از مکرم پروفیسر عبدالسمیع خاں صاحب	14
★ فریضۂ تبلیغ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مکرم مولانا محمد کلیم خاں صاحب مربی سلسلہ	19
★ حیادار لباس یا فیشن کی اندھا دھند تقلید؟ از محترمہ عائشہ چودھری صاحبہ	22
★ کیلنڈر کی آپ بیتی از محترمہ نبیلہ رفیق صاحبہ، ناروے	24
★ بریمپٹن احمدیہ پارک از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	27
★ رپورٹ ہیومینٹی فرسٹ ڈنر از مکرم غلام احمد عابد صاحب	30
★ سال 2022ء کے دوران احمدیہ گزٹ کینیڈا میں شائع ہونے والے مضامین کی فہرست	34
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	37

گزٹ کے قارئین کی خدمت میں سالِ نو مبارک

رابطہ : www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاعْتَصِمُـوْا بِحَبْـلِ اللّٰهِ جَمِيْعًـا وَّلَا تَفَرَّقُـوْا وَاذْكُـرُوْا نِعْمَـتَ اللّٰهِ عَلَيْكُـمْ إِذْ كُنْتُـمْ أَعْـدَاءً فَأَلَّـفَ بَـيْنَ قُلُوْبِكُـمْ فَأَصْبَحْتُـمْ بِنِعْمَتِـهٖ إِخْوَانًـا ۚ وَكُنْتُـمْ عَلٰى شَـفَا حُفْـرَةٍ مِّـنَ النَّـارِ فَأَنْقَذَكُـمْ مِّنْهَـا ۗ كَذٰلِـكَ يُبَـيِّنُ اللّٰهُ لَكُـمْ آيَاتِـهٖ لَعَلَّكُـمْ تَهْتَـدُوْنَ ۝

اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

(سورۃ آل عمران 104:3، ترجمہ از تفسیر صغیر)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَـنْ أَبِيْ هُرَيْـرَةَ، قَـالَ قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ ”إِنَّ اللّٰهَ يَقُـوْلُ يَـوْمَ الْقِيَامَـةِ أَيْـنَ الْمُتَحَابُّـوْنَ بِجَـلَالِي الْيَـوْمَ أُظِلُّهُـمْ فِيْ ظِـلِّيْ يَـوْمَ لَا ظِـلَّ إِلَّا ظِـلِّيْ“

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہیں میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔

(صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ)

نوعِ انسان سے ہمدردی کرو

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوعِ انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے۔ تمہیں اُن تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو اُن سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پُل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔“

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 164 تا 165۔ مطبوعہ 1984ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ نومبر 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 04؍ نومبر 2022ء

تحریکِ جدید کے اٹھاسیویں (88) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور نواسیویں (89) سال کے آغاز کا اعلان

شعبہ تاریخ احمدیت جماعت یوکے کی ویب سائٹ (www.history.ahmadiyya.uk) کا اجرا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 04؍ نومبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج نومبر کا پہلا جمعہ ہے اور حسبِ طریق آج کے خطبے میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور گزشتہ سال میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہر کام کو چلانے کے لیے اخراجات پورے کرنے کے لیے مال کی ضرورت پڑتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے اپنے مقاصد کے چلانے کے لیے مال کی تحریک کی ہے۔قرآن میں بھی اس کی تحریک ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جو قربانیاں کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اور آخرت میں فضلوں سے نوازتا ہے۔قرض نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ کیسے نوازتا ہے۔سورۃ البقرہ آیت 262 میں اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال بیان فرمائی کہ جو مومنین خالص ہو کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا قرض نہیں رکھتا بلکہ دنیا و آخرت میں بے انتہا نوازتا ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اشاعت دین کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔آپ کے ماننے والوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اشاعتِ اسلام اور توحید کے قیام کے لیے اپنا فرض ادا کریں۔اگر خالص ہو کر اس کا حق ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں گے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز روزہ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو کئی گنا بڑھاتا ہے۔اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مومن کا نقشہ کھینچا ہے کہ صرف مالی قربانی کافی نہیں بلکہ دیگر عبادات بھی ضروری ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ ایسے نوازتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔انسان کو اس بات پر خوش نہ ہو جانا چاہئے کہ ہم نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا، نہیں بلکہ دیگر عبادات بھی بجالانا ضروری ہیں۔

حضور انور نے حضرت رابعہ بصری رحمہ اللہ علیہا کے کامل توکل کا ذکر فرمایا کہ کس طرح انہوں نے خدا کی راہ میں دو روٹیاں دیں تو بیس روٹیاں مہمانوں کے لیے آگئیں۔

اللہ تعالیٰ نے آج دینی اغراض کی تکمیل کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور جماعت کے ذریعہ سے اشاعتِ دین کا کام ہو رہا ہے۔جماعت ہر سال کئی ملین پاؤنڈ اشاعت لٹریچر، تعمیر مساجد و مشن ہاوسز میں خرچ کرتی ہے۔ترقی یافتہ ممالک کی رقم افریقہ بھارت اور کئی ممالک میں خرچ ہوتی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ باوجود معاشی حالات کی خرابی کے افرادِ جماعت ان اخراجات کو پورا کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ بھی اپنے سلوک کے نظارے دکھاتا ہے اور غریب و امیر ممالک میں ہر جگہ قربانی کرنے والوں کو عجیب طرح نوازتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے لائبیریا، آسٹریلیا، تنزانیہ، گیمبیا، نائیجیریا اور گنی کناکری سمیت دنیا بھر کے مختلف ممالک سے مرد و خواتین، بوڑھوں، بچوں، امرا اور غربا غرض مختلف طبقات، صنف اور قوم سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

تحریکِ جدید کے اٹھاسیویں سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو دورانِ سال اس مالی نظام میں 16.4 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔دنیا کے تیزی سے بگڑتے ہوئے اقتصادی حالات کے باوجود یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1.1 ملین پاؤنڈز زیادہ ہے۔

امسال بھی جماعت جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں اوّل نمبر پر ہے۔پاکستان نے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خوب قربانی کی ہے لیکن وہاں اقتصادی حالات بہت خراب ہیں۔روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے ہیں ورنہ قربانی میں اُن کا قدم آگے ہی بڑھا ہے۔جرمنی گو آگے ہے لیکن اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے ان میں کمی ہوئی ہے۔برطانیہ اور امریکہ میں جس طرح اضافہ ہو رہا ہے اگر یوں ہی یہ بڑھتے رہیں تو جرمنی سے آگے بھی نکل سکتے ہیں۔اسی طرح کینیڈا، آسٹریلیا، بھارت اور گھانا کی جماعتوں کے چندوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

کارکردگی کے لحاظ سے دوسری قابلِ ذکر جماعتوں میں ہالینڈ، فرانس، سویڈن، جارجیا، ناروے، بیلجیم، برما، ملائیشیا، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش، کریباتی، قزاقستان، تتارستان، فلپائن اور پھر مشرقِ وسطیٰ کی ایک جماعت شامل ہے۔

افریقی ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن گھانا کی ہے، پھر ماریشس، نائیجیریا، برکینافاسو، تنزانیہ، گیمبیا، لائبیریا، یوگینڈا، سیرالیون اور پھر بینن کا نمبر ہے۔

فی کَس ادائیگی کے اعتبار سے امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا کا نمبر ہے۔ شاملین کی کُل تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 15لاکھ 94ہزار ہے۔

شاملین میں اضافہ کرنے کے لحاظ سے افریقی ممالک میں نائیجیریا نمبر ایک پر ہے پھر گنی بساؤ، کانگو برازاویل، گنی کناکری، تنزانیہ، کونگو کِنشاسا، گیمبیا، کیمرون، آئیوری کوسٹ، نائیجر، سینیگال اور پھر برکینافاسو ہے۔

دفتر اوّل کے کھاتے اللہ کے فضل سے جاری ہیں۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں روئڈرمارک(Rödermark)، روڈگاؤ(Rodgau)، مہدی آباد، نیڈا(Nidda)، کولون(Köln)، فلورس ہائم (Flörsheim)، نوئس(Neuss)، پنےّبرگ(Pinneberg)، اوسنابروک(Osnabrück) اور پھر فریڈبرگ ہیں۔

جرمنی کی پہلی دس لوکل امارتیں اس طرح ہیں ہیمبرگ (Hamburg)، فرینکفرٹ(Frankfurt)، گروس گیراؤ (Gross-Gerau)، ویزبادن (Wiesbaden)، ڈٹسن باخ (Dietzenbach)، ریڈشٹڈ(Riedstadt)، مورفلڈن(Mörfelden)، فلورزہائم(Flörsheim)، ڈامشٹڈ(Darmstadt) اور منہائم(Mannheim)۔

پاکستان میں وصولی کے لحاظ سے لاہور اوّل نمبر پر ہے، پھر ربوہ اور تیسرے نمبر پر کراچی ہے۔

اضلاع میں سیالکوٹ نمبر ایک پر ہے پھر اسلام آباد، گوجرانوالہ، گجرات، عمرکوٹ، حیدرآباد، میرپورخاص، سرگودھا، کوئٹہ اور لودھراں۔

عمرکوٹ اور میرپورخاص کے علاقوں کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسے علاقے ہیں جہاں گزشتہ دنوں بارشوں کی وجہ سے سیلاب بھی آئے۔ ان علاقوں میں وہاں کے لوگوں نے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔

وصولی کے اعتبار سے امارتوں میں امارت ٹاؤن شپ لاہور، امارت دارالذکر لاہور، امارت ماڈل ٹاؤن لاہور، امارت مغل پورہ لاہور، امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، امارت بیت الفضل فیصل آباد، امارت عزیز آباد کراچی، امارت دہلی گیٹ لاہور، امارت کریم نگر فیصل آباد اور دسویں نمبر پر امارت صدر کراچی۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن یوں ہیں: بیت الفتوح، اسلام آباد، مسجد فضل، مڈلینڈز (Midlands) اور پھر بیت الاحسان۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں: فارنہم(Farnham)، ساؤتھ چیم(South Cheam)، اسلام آباد، ووسٹر پارک(Worcester Park)، والسال (Walsall)، جلنگھم (Gillingham)، مسجد فضل، Ewell، آلڈرشاٹ ساؤتھ(Aldershot South) اور پٹنی(Putney)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں: میری لینڈ (Maryland)، لاس اینجلیس(Los Angeles)، نارتھ ورجینیا (North Virginia)، ڈیٹرائٹ (Detroit)، سیلیکون ویلی(Silicon Valley)، شکاگو(Chicago)، سیئٹل (Seattle)، اوش کوش(Oshkosh)، ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)، اٹلانٹا (Atlanta)، جارجیا(Georgia)، نارتھ جرسی(North Jersey) اور پھر یارک(York) ۔

وصولی کے اعتبار سے کینیڈا کی لوکل امارات: وان (Vaughan)، پیس ولیج (Peace Village)، کیلگری (Calgary)، وینکوور (Vancouver)، ٹرانٹو(Toronto)۔

بھارت کی پہلی دس جماعتیں کچھ یوں ہیں۔ کوئمبٹور (Coimbatore) تامل ناڈو، قادیان، حیدرآباد، کرولائی (Karulai)، پتھ پیریم، کالی کٹ، بنگلور، میلا پالم، کلکتہ اور پھر کیرنگ۔

قربانی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات میں کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک، جموں کشمیر، تلنگانہ، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور مہاراشٹرا۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں: کاسل ہل(Castle Hill)، میلبرن لانگ وارن(Melbourne Long Warren)، میلبرن بیروک (Melbourne Berwick)، مارسڈن پارک(Marsden Park)، پین رتھ (Penrith)، پرتھ (Perth)، پیراماٹا (Paramatta)، ایڈیلائڈ ویسٹ (Adelaide West)، اے سی ٹی کینبرا (ACT Canberra)، اور برزبن لوگن ایسٹ(Brisbane Logan East)۔

حضورِانور نے تمام قربانی پیش کرنے والوں کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب مالی قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

خطبے کے آخر میں ایک ویب سائٹ کے افتتاح کا اعلان کرتے ہوئے حضورِانور نے فرمایا کہ یوکے جماعت نے برطانیہ کی تاریخ احمدیت کے حوالے سے ایک ویب سائٹ شروع کی ہے۔ اس ویب سائٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مغرب میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی کاوشوں پر تحقیقاتی مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔ یوکے میں جماعت کا آغاز 1913ء سے سمجھا جاتا ہے جب چودھری فتح محمد سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آئے تھے جب کہ برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام آپؑ کے دعویٰ مجددیت کے ساتھ ہی پہنچ گیا تھا۔ اس ویب سائٹ پر برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے متعلق مختلف تحقیقی اور علمی مضامین شائع کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ویب سائٹ اپنوں اور غیروں سب کے لیے فائدہ مند ثابت ہو۔ آمین

★…★…★

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 11/ نومبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/ نومبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت صہیب احمد صاحب کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپؓ کی سیرت کا کچھ حصہ بیان ہوا تھا۔ اس بارے میں جو روایات ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ آپ حسب و نسب کے ماہر تھے اور شعری ذوق بھی رکھنے والے تھے۔ آپؓ لوگوں میں سب سے زیادہ اہل عرب کے حسب و نسب کو جاننے والے تھے۔ خاص طور پر قریش کی اچھائیوں اور برائیوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے لیکن آپؓ اُن کی برائیوں کا تذکرہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپؓ حضرت عقیل بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت قریش میں زیادہ مقبول تھے۔ حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد قریش کے حسب و نسب اور اُن کے آباء و اجداد اور اُن کی اچھائیوں اور برائیوں کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے مگر حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کو ناپسندیدہ تھے کیونکہ وہ اُن کی برائیوں کا بھی ذکر کر دیتے تھے۔

اہل مکہ کے نزدیک حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ جب بھی اُن کو کوئی مشکل پیش آتی تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مدد طلب کرتے تھے۔ جب قریش کے شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو میں اشعار کہے تو حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے اشعار کا جواب دینے کی ذمہ داری دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ قریش کے حسب و نسب کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ لیا کرو۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار جب مکہ جاتے تو وہ کہتے کہ ان اشعار کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہنمائی اور مشورہ شامل ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سیرت نگاروں نے یہ بحث اُٹھائی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باقاعدہ طور پر اشعار کہے تھے یا نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پچیس قصائد پر مشتمل ایک مخطوط ترکی کے ایک کتب خانہ سے دستیاب ہوا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار ہیں۔ اس میں کسی لکھنے والے نے یہاں تک لکھا ہے کہ مجھے ان اشعار کی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب نسب کی تصدیق الہامی طور پر ہوئی ہے۔ طبقات ابن سعد اور سیرت ابن ہشام نے یہی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ اشعار کہے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپؐ کی تدفین کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار یہ بیان کیے جاتے ہیں۔ ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ

> اے آنکھ تجھے سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر رونے کے حق کی قسم! تُو روتی رہے اور تیرے آنسو کبھی نہ تھمے۔ اے آنکھ! قبیلہ قریش کے بہترین فرزند پر آنسو بہا جو کہ شام کے وقت لحد میں چھپا دیے گئے ہیں۔ پس بادشاہوں کے بادشاہ، بندوں کے والی اور عبادت کرنے والوں کے ربّ کا آپؐ پر درود ہو۔ پس حبیبؐ کے بچھڑ جانے کے بعد اب کیسی زندگی۔ دس جہانوں کو زینت بخشنے والی ہستی کی جدائی کے بعد کیسی آراستگی۔ پس جس طرح ہم سب زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے کاش موت بھی ایک ساتھ ہم سب کو گھیرے میں لے لیتی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت صاحب فراست تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے دنیا کا یا اُس کا جو اللہ کے پاس ہے۔ تو اُس نے جو اللہ کے پاس ہے اُس کو پسند کیا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بزرگ کو کیا بات رُلا رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ مت رو۔ یقیناً تمام لوگوں میں اپنی رفاقت اور اپنے مال کے ذریعے مجھ سے نیکی کرنے والا سب سے بڑھ کر ابوبکرؓ ہی ہے۔ اگر میں اپنی امّت میں سے کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔ اسی ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام آئے تو ایک دن آپؐ تقریر کے لیے کھڑے ہوئے اور صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے اُس کو اُس کے خدا نے مخاطب کیا اور کہا کہ اے میرے بندے میں تجھے اختیار دیتا ہوں کہ چاہے تو دنیا میں رہ اور چاہے تو میرے پاس آ جا۔ اس پر اُس بندے نے خدا کے قرب کو پسند کیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور آپؓ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ پڑھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور کہا کہ مجھے اس آیت سے پیغمبر خدا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بُو آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بطور حکام کے ہوتے ہیں جیسے بندوبست کا ملازم جب اپنا کام کر چکتا ہے تو وہاں سے چل دیتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام جس کام کے واسطے دنیا میں آتے ہیں اور جب اس کو کر لیتے ہیں تو وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ پس جب اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی صدا پہنچی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھ لیا کہ یہ آخری صدا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فہم بہت بڑھا ہوا تھا۔ یہ جو احادیث میں آیا ہوا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند

کر دی جاویں مگر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی۔ اس میں یہی سِرّ ہے کہ مسجد کیونکہ مظہر اسرارِ الٰہی ہوتی ہے اس لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اسرار اور باتوں کی حکمت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہمیشہ کھلی رہے گی اور بعد میں بھی کھلتی چلی جائے گی۔ مدعا یہی تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فہم قرآن سب سے زیادہ دیا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مولویوں سے پوچھو کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دانشمند تھے کہ نہیں۔ کیا وہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ تھے جو صدیق کہلایا۔ کیا یہی وہ شخص نہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ بنے جس نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی کہ خطرناک ارتداد کی وبا کو روک دیا۔ پھر تقویٰ سے بتاؤ کہ انہوں نے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ پڑھا تو اس سے استدلال تام کرنا تھا یا ایسا ناقص کہ ایک بچہ بھی کہہ سکتا کہ عیسیٰ کو موتی سمجھنے والا کافر ہوتا ہے۔ یعنی یہ آیت پڑھنے کا مطلب ہی یہ تھا کہ ایک بڑی واضح اور ٹھوس دلیل دی جائے نہ کہ ناقص دلیل۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا۔ دوم کتاب مکمل کر چکا۔ یہ مقرر شدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکتا ہے تو اُس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب تجربہ اور صاحب فراست لوگوں میں سے تھے۔ آپؓ نے بہت سے پیچیدہ اُمور اور اُن کی سختیوں کو دیکھا اور کئی معرکوں میں شامل ہوئے اور اُن کی جنگی چالوں کا مشاہدہ کیا۔ کئی صحرا اور کوہسار روندے۔ کتنے ہی ہلاکت کے مقام تھے جن میں آپؓ بے دریغ گھس گئے۔ کتنی کج راہیں تھیں جن کو آپؓ نے سیدھا کیا۔ کئی جنگوں میں آپؓ نے پیش قدمی کی۔ کتنے ہی فتنے تھے جن کو آپؓ نے نیست و نابود کیا۔ بہت سے مراحل طے کیے یہاں تک کہ آپؓ صاحب تجربہ اور صاحب فراست بن گئے۔ آپؓ مصائب پر صبر کرنے والے اور صاحب ریاضت تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اپنی آیات کے مورد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لیے چنا اور آپؓ کے صدق و ثبات کے باعث آپؓ کی تعریف کی۔ یہ اشارہ تھا اس بات کا کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں میں سے سب سے بڑھ کر ہیں۔ آپؓ حریت کے خمیر سے پیدا کیے گئے اور وفا آپؓ کی گھٹی میں تھی اس وجہ سے آپؓ کو خوفناک اہم اَمر اور ہوش رُبا خوف کے وقت منتخب کیا گیا۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔ وہ تمام اُمور کو اُن کے موقع و محل پر رکھتا ہے۔ اُس نے ابن ابی قحافہ پر خاص التفات فرمایا اور اُسے یگانہ روزگار شخصیت بنا دیا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعبیر الرؤیا کا فن بھی بہت آتا تھا۔ لکھا ہے کہ علم تعبیر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑا ملکہ رکھتے تھے یہاں تک کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے بڑے معبر تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم موجودگی میں جن چند احباب کو مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی اُن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصی سعادت یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نمازیں پڑھانے کی سعادت میسر آئی۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں تو مناسب نہیں کہ کوئی اور امامت کروائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ یہ ذکر ان شاءاللہ آئندہ بھی بیان ہوگا۔

★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 18؍ نومبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ رُاشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18؍ نومبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مولانا فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و زندگی کے واقعات بیان ہو رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو مرتبہ تھا اس بارے میں پہلے بھی بیان ہو چکا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کو اپنا جانشین نامزد کرنا چاہتے تھے بلکہ یہ اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی آپؐ کے بعد خلیفہ اور جانشین بنائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ اپنے والد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلاؤ تا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی اور یہ نہ کہے کہ میں زیادہ حقدار ہوں لیکن اللہ اور مومن سوائے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی اور کا انکار کریں گے۔

حضور انور نے واقعہ افک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ میں ایک مختصر حصہ یہ ہے کہ جس سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایسا الزام لگایا گیا کہ گویا پہاڑ ٹوٹ پڑا لیکن ان کے والدین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اُن کا احترام بیٹی کے پیار سے کہیں بڑھا ہوا تھا۔ اپنی بیٹی کو اسی حالت میں رہنے دیا جس حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب سمجھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں بیان فرمایا کہ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ وہ کون کون لوگ تھے جن کو بدنام کرنا منافقوں اور اُن کے سرداروں کے لیے فائدہ مند ہو سکتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر الزام لگا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی نکالی جا سکتی تھی کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک کی بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی۔ یہ دو وجود ایسے تھے کہ ان کی بدنامی سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے بعض لوگوں کے لیے

فائدہ مند ہوسکتی تھی۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بدنامی سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ یہ خیال ہوسکتا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سوتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں گرانے اور اپنا مقام بنانے کے لیے کوئی حصہ لیا ہو لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ایسا کچھ نہیں تھا۔ ایک بیوی کے متعلق ذکر آتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے اس بارے میں پوچھا تو اُس نے کہا کہ میں نے تو سوائے خیر کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کچھ چیز نہیں دیکھی۔

حدیث میں صریح طور پر آتا ہے کہ صحابہؓ باتیں کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کا کوئی مقام ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی مقام ہے۔عبداللہ بن ابی بن سلول نے جب دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی بادشاہت کے امکان جاتے رہے تو وہ کچھ اور تو کر نہیں سکتا تھا لہٰذا اس کی خواہش تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوں اور مَیں مدینہ کا بادشاہ بنوں۔ اس لیے اُس نے اپنی غرض کو پورا کرنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر الزام لگا دیا تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نفرت پیدا ہو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی نگاہ میں جو اعزاز ہے وہ کم ہو جائے اور ان کے آئندہ خلیفہ بننے کا امکان نہ رہے۔ چنانچہ اسی اَمر کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر فرمایا ہے کہ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس (معاملہ) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ یعنی فرمایا کہ یہ الزام تمہاری بہتری اور ترقی کا موجب ہو جائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورہ نور کے شروع سے لے کر اس کے آخر تک کس طرح ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگنے والے الزام کے معاً بعد ہی خلافت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافت بادشاہت نہیں ہے وہ تو نُورِ الٰہی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے اس کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس کا ضائع ہونا تو نُورِ نبوت اور نُورِ الوہیت کا ضائع ہونا ہے۔ پس وہ اس نور کو ضرور قائم کرے گا اور نبوت کے بعد بادشاہت ہر گز قائم نہیں ہونے دے گا اور جسے چاہے گا خلیفہ بنائے گا بلکہ وہ وعدہ کرتا ہے کہ مسلمانوں سے ایک نہیں بلکہ متعدد لوگوں کو خلافت پر قائم کر کے نُور کے زمانے کو لمبا کر دے گا۔ بہرحال اس واقعہ سے اور پھر بعد میں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے بھی ثابت ہو گیا کہ نبوت کے فوراً بعد خلافت کا جو سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جاری رہنا تھا وہ جاری رہا اور پھر اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے وہ نظام پھر قائم ہوا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکسار اور تواضع کے بارے میں حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھگڑ پڑا اور آپؓ کو تین مرتبہ تکلیف پہنچائی لیکن آپؓ خاموش رہے اور تیسری مرتبہ کے بعد آپؓ نے بدلہ لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ اُترا جو اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو وہ شخص تیری نسبت بیان کر رہا تھا۔ جب تُو نے بدلہ لیا تو شیطان آ گیا اور میں اس مجلس میں نہیں بیٹھنے والا جس میں شیطان پڑ گیا ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب برحق ہیں۔ کسی بندے پر کسی چیز کے ذریعہ ظلم کیا جائے اور وہ محض اللہ عزّوجل کی خاطر اُس سے چشم پوشی کرے تو اللہ اُسے اپنی نصرت کے ذریعے سے معزز بنا دیتا ہے۔ پھر وہ شخص جو کسی عطیہ کا دروازہ کھولے جس کے ذریعہ اُس کا ارادہ صلہ رحمی کرنے کا ہو تو اللہ اُس کے ذریعے اُسے مال کی کثرت میں بڑھا دیتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو سوال کا دروازہ کھولے جس کے ذریعے اُس کا ارادہ مال کی کثرت کا ہو تو اللہ اُسے اُس کے ذریعے قلت اور کمی میں بڑھا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؓ معرفت تامہ رکھنے والے، عارف باللہ، بڑے حلیم الطبع اور نہایت مہربان فطرت کے مالک تھے اور انکسار اور مسکینی کی وضع میں زندگی بسر کرتے تھے۔ بہت ہی عفو اور درگزر کرنے والے اور مجسم شفقت و رحمت تھے۔ آپؓ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ آپؓ کی رُوح خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح سے پیوستہ تھی۔ آپؓ فہم قرآن اور سیّد الرسلؐ، فخر بنی نوع انسان کی محبت میں تمام لوگوں سے ممتاز تھے۔ آپؓ سچے یگانہ خدا کے رنگ میں رنگین تھے۔ صدق آپؓ کا راسخ ملکہ اور طبعی خاصہ تھا اور اسی صدق کے آثار و انوار آپؓ کے ہر قول و فعل میں ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواص و مناقب بارگاہ ربّ العزت سے مجھ پر ظاہر ہوئے ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً ہر نبی کو سات نجیب ساتھی دیے گئے اور مجھے چودہ دیے گئے۔ ہم نے کہا کہ وہ کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے دونوں بیٹے یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے دونوں بیٹے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبوک سے واپسی کے بعد علم ہوا کہ مشرکین دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر حج کرتے ہیں اور شرکیہ الفاظ ادا کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں تو آپؐ نے اُس سال حج کا ارادہ ترک کر دیا۔ آپؐ نے 9/ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر الحج بنا کر مکہ روانہ فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین سو ساتھیوں کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے بیس جانور بھی آپؓ کے ساتھ روانہ فرمائے جن کے گلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے قربانی کی علامت کے طور پر گانیاں پہنائیں اور نشان لگائے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنے ساتھ پانچ قربانی کے جانور

لے کر گئے۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ توبہ کی ابتدائی آیات کا اس حج کے موقع پر اعلان کیا تھا جس کی تفصیل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں پہلے بیان کی جاچکی ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر انشاءاللہ آئندہ بھی ہوگا۔

خطبے کے آخر میں حضور انور نے بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ ان میں ایک جنازہ حاضر تھا جبکہ دو جنازہ غائب تھے۔

حاضر جنازہ مکرم محمد داؤد ظفر صاحب مربی سلسلہ رقیم پریس یوکے کا تھا۔ اس کے ساتھ جنازہ غائب مکرمہ رقیہ شمیم بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم آف سپین اور محترمہ طاہرہ حنیف صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کا تھا۔حضور انور نے تمام مرحومین کا ذکر خیر فرمایا ،ان کی دینی خدمات کا ذکر فرمایا اور ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍ نومبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25؍ نومبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مولانا فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں اُن کی خدمتِ خلق اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کے بارے میں ملتا ہے کہ اسلام قبول کرنے سے قبل بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے بہترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگوں کو جو بھی مشکلات پیش آتی تھیں لوگ اُن سے مدد لیا کرتے تھے۔ مکہ میں بڑی بڑی دعوتیں اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ دَورِ جاہلیت میں قریش کے ممتاز اور افضل ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگ اپنے مسائل اور معاملات میں اُن سے رجوع کیا کرتے تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔ سردیوں میں کمبل خرید کر محتاجوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ خلافت کے منصب پر متمکن ہونے سے پہلے آپؓ ایک لاوارث کنبے کی بکریوں کا دودھ دوہا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی چھ ماہ تک حسب سابق یہ خدمت انجام دیتے رہے جب تک کہ آپؓ نے مدینہ میں رہائش اختیار نہ کر لی۔حضرت عمرؓ مدینہ کے کنارے رہنے والی ایک بوڑھی اور نابینا عورت کا خیال رکھا کرتے تھے۔ آپؓ اُس کے لیے پانی لاتے اور اُس کے کام کاج کرتے۔ ایک مرتبہ جب آپؓ اُس کے گھر گئے تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص آپؓ سے پہلے ہی اُس کے کام کر گیا ہے۔ اگلی دفعہ آپؓ اُس کے گھر جلدی گئے اور چھپ کر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو اُس بڑھیا کے گھر آتے تھے اور اُس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ تھے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ آپؓ ہی ہو سکتے تھے یعنی اس نیکی میں مجھ سے بڑھنے والے آپؓ ہی ہو سکتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو لوگوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس کو لے گئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہمانوں کو جو کھانا پیش کیا وہ مہمانوں کے کھانا کھانے کے بعد بھی اتنا بچ رہا کہ پہلے سے بھی تین گنا زیادہ لگتا تھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر لے گئے اور وہاں بھی قابل ذکر لوگوں کی تعداد نے وہ کھانا کھایا۔ یہ برکت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے میں ڈالی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خلافت کے لائق تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اُن کی طبیعت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نرم ہے اور لیاقت بھی اُن سے کم نہیں۔ ان کو آپؓ کے بعد خلیفہ بننا چاہیے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی خلافت کے لیے منتخب کیا باوجود اس کے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبائع میں اختلاف تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ آپؓ خدمتِ خلق میں ہی بڑائی خیال کیا کرتے تھے صوفیاء کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک غلام سے پوچھا کہ کون کون سے کام تیرا آقا کیا کرتا تھا تا کہ میں بھی وہ کام کروں۔ غلام نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ روٹی لے کر فلاں طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس غلام کے ہمراہ اُس طرف کھانا لے کر چلے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک غار میں ایک اپاہج اندھا جس کے ہاتھ پاؤں نہ تھے بیٹھا ہوا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے وہ بھی کیا آدمی تھے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے ہیں؟ اُس نے کہا کہ میرے منہ میں دانت نہیں ہیں اس لیے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لقمہ چبا کر میرے منہ میں ڈالا کرتے تھے۔ آج لقمہ سخت ہے اس لیے میں نے خیال کیا کہ میرے منہ میں لقمہ ڈالنے والا کوئی اور شخص ہے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے اب جو ناغہ ہوا تو یقیناً ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دنیا میں نہیں ہے۔ پس وہ کونسی شئے ہے جو بادشاہت سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاصل کی ہے؟ ایک امتیاز تھا جو اُنہیں خدمت سے ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حق اللہ اور حق العباد دو ٹکڑے شریعت کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ کس قدر عمر خدمات میں گزارا۔حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بڑھیا کو حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا۔جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو اُس بڑھیا نے کہا کہ آج ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے۔ پڑوسیوں نے پوچھا کہ تجھے الہام ہوا ہے۔ اُس نے کہا نہیں بلکہ آج ابو بکر حلوہ لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گیا۔یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوہ نہ پہنچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہیے کہ خدمت خلق کرے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجاعت اور بہادری کا مجسمہ تھے۔ بڑے بڑے خطرے کو اسلام کی خاطر یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی بدولت خاطر میں نہ لاتے تھے۔ مکی زندگی میں جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لیے تکلیف یا خطرہ کا کوئی موقع دیکھا تو آپؐ کی حفاظت کے لیے دیوار بن کر سامنے کھڑے ہو جاتے۔شعب ابی طالب میں تین سال تک اسیری کا زمانہ آیا تو ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ وہیں موجود رہے۔ہجرت کے دوران بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت کا اعزاز ملا حالانکہ جان کا خطرہ تھا۔جتنی بھی جنگیں ہوئیں نہ صرف آپؓ اُن میں شامل ہوئے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے فرائض بھی سرانجام دیتے۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے تو لوگوں نے کہا آپؓ ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے بہادر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کیونکہ جنگ بدر میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تلوار سونتے کھڑے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مشرک پہنچنے سے پہلے آپؓ سے مقابلہ کرے گا۔صلح حدیبیہ میں بھی جب معاہدہ لکھا گیا تو جس ایمانی جرأت و استقلال و فراست و اطاعت و عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعد کی زندگی میں اس کو نہیں بھولے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں پٹکہ ڈال کر زور سے کھینچنا شروع کیا۔حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو دوڑے ہوئے آئے اور کفار کو ہٹا کر فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا کہ تم ایک شخص کو محض اس لیے مارتے پیٹتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے۔ وہ تم سے کوئی جائیداد نہیں مانگتا تو پھر کیوں اُسے مارتے ہو۔صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنے زمانے میں سب سے بہادر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھتے تھے کیونکہ دشمن جانتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار لیا تو اسلام ختم ہو جائے گا اور ہم نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوتے تھے تا کہ جو کوئی آپؐ پر حملہ کرے تو اُس کے سامنے اپنا سینہ کر دیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس طرح جبرئیل بیت المقدس کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسی طرح ہجرت میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ کے ساتھ تھے جو گویا اسی طرح آپؐ کے تابع تھے جس طرح جبرئیل خدا تعالیٰ کے تابع کام کرتا ہے۔جبرئیل کے معنی خدا تعالیٰ کے پہلوان کے ہوتے ہیں۔حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تھے اور دین کے لیے ایک نڈر پہلوان کی حیثیت رکھتے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میرے دل میں بار بار یہ خواہش اُٹھتی ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ وہ میرے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنا دیں لیکن پھر رُک جاتا ہوں کیونکہ میرا دل جانتا ہے کہ میری وفات کے بعد خدا تعالیٰ اور اُس کے مومن بندے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی اور کو خلیفہ نہیں بنائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صحابہ کی حالت دیکھو کہ جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمبل پہن کر آ گئے یعنی صرف ایک کمبل پہن لیا اور سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کی جزا بھی دے دی۔غرض یہ ہے اصلی خوبی کہ خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لیے وہی مال کام آ سکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ باقی ذکر ان شاءاللہ آئندہ۔

فتحِ عظیم

مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب

مرکز عیسائیت کے طور پر الیگزینڈر ڈووی کے آباد کردہ شہر صیہون (Zion) میں اسلام احمدیت کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر

خدائے پاک کی غالب ہوئی تقدیر زائن میں
بفضلِ ایزدی آئے ہمارے میر زائن میں

خدا کے برگزیدہ نے دعاؤں کے جو چھوڑے تھے
نشانے پر لگے آ کر وہ سیدھے تیر زائن میں

ہوئی مرزا غلام احمدؑ کی جے جے کار دنیا میں
نظر آئی نمایاں اُس کی ہی تصویر زائن میں

''خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا''
بعینہٖ یہ سچی ہو گئی تحریر زائن میں

یہاں پر ایک مرکز بن گیا توحیدِ خالص کا
یہاں گونجا کریں گے نعرۂ تکبیر زائن میں

یہ اک لاریب ہے فتحِ عظیم اس عہدِ حاضر کی
جو مسجد ایک دیوانوں نے کی تعمیر زائن میں

یہ مسجد نورِ مصطفویؐ کا ہو گا ایک سرچشمہ
دلوں کی خوب ہو گی اس سے اب تطہیر زائن میں

یہاں سے روز پنجوقتہ خدا کا نام گونجے گا
بڑھے گی اس سے اب اسلام کی توقیر زائن میں

قیادت میں ظفرؔ ہم حضرتِ مسرورؔ احمد کی
چلائیں گے محبت کی یہاں شمشیر زائن میں

بنیادی مسائل کے جوابات

از افاضاتِ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

کیا خواتین Body Wax کرواسکتی ہیں؟

سوال

ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ ایک مربی صاحب نے Eyebrow Pluck کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اس بارہ میں نیز Body Wax کرنے کے بارہ میں راہنمائی کی درخواست ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 16 جنوری 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

جواب

احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے حصول کی خاطر جسموں کو گودنے والیوں، گدھوانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے والیوں، سامنے کے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والیوں اور بالوں میں پیوند لگانے اور لگوانے والیوں پر لعنت کی ہے جو خدا کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس)

اسلام کا ہر حکم اپنے اندر کوئی نہ کوئی حکمت رکھتا ہے۔ اسی طرح بعض اسلامی احکامات کا ایک خاص پس منظر ہوتا ہے، اگر اس پس منظر سے ہٹ کر ان احکامات کو دیکھا جائے تو حکم کی شکل بدل جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ کی جب بعثت ہوئی تو دنیا میں اور خاص طور پر جزیرۂ عرب میں جہاں مختلف قسم کے شرک کا زہر ہر طرف پھیلا ہوا تھا وہاں مختلف قسم کی بے راہ رویوں نے بھی انسانیت کو اپنے پنجہ میں جکڑا ہوا تھا اور عورتیں اور مرد مختلف قسم کی مشرکانہ رسوم اور معاشرتی برائیوں میں مبتلا تھے۔

مذکورہ بالا امور کی ممانعت پر مبنی احادیث میں دو چیزوں کا خاص طور پر ذکر ملتا ہے۔ ایک یہ کہ ان کاموں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی مقصود ہو اور دوسرا صرف حسن کا حصول پیش نظر ہو۔

ان دونوں باتوں پر جب ہم غور کرتے ہیں تو پہلی بات یعنی خدا تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی جہاں معاشرتی برائیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے وہاں مشرکانہ افعال کی بھی عکاسی کرتی ہے چنانچہ بالوں میں لمبی گوتیں لگا کر سر پر بالوں کی پگڑی بنا کر اسے بزرگی کی علامت سمجھنا، کسی پیر اور گرو کی نذر کے طور پر بالوں کی لٹیں بنانا یا بودی رکھ لینا، چار حصوں میں بال کر کے درمیان سے استرے سے منڈوا دینا اور اسے بچوں کے لئے باعث برکت سمجھنا۔ اسی طرح برکت کے لئے جسم، چہرہ اور بازو وغیرہ پر کسی دیوی، بت یا جانور کی شکل گندھوانا۔ یہ سب مشرکانہ طریق تھے اور ان کے پیچھے زمانہ جاہلیت میں مذہبی توہمات کارفرما تھے۔

دوسری بات یعنی حسن کے حصول کی خاطر ایسا کرنا، بعض اعتبار سے معاشرتی بے راہ روی اور فحاشی کو ظاہر کرتی ہے۔ جائز حدود میں رہتے ہوئے انسان کا اپنی خوبصورتی کے لئے کوئی جائز طریق اختیار کرنا منع نہیں۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے اچھا لگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میرے کپڑے اچھے ہوں، میری جوتی اچھی ہو، تو کیا یہ تکبر میں شامل ہے؟ اس کے جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا یہ تکبر نہیں، تکبر تو حق کا انکار کرنے اور دوسروں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ)

یعنی اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی ثابت ہے کہ اُس زمانہ میں بھی بچیوں کی جب شادی ہوتی تھی تو انہیں بھی اس زمانہ کے طریق کے مطابق بناؤ سنگھار کر کے تیار کیا جاتا اور خوبصورت بنایا جاتا تھا۔

پس جس حسن کے حصول پر حضور ﷺ نے لعنت کا انذار فرمایا ہے، اس کا یقیناً کچھ اور مطلب ہے۔ چنانچہ جب ہم اس حوالہ سے ان احادیث پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ ان باتوں کی ممانعت کے ساتھ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس قسم کے کام شروع کئے تھے۔ اور پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت یہود میں فحاشی عام تھی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب اللباس)

اور اس وقت مدینہ میں خصوصاً یہود کے علاقہ میں فحاشی کے کئی اڈے موجود تھے، جن میں ملوث خواتین، مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی خاطر بناؤ سنگھار کے لئے اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتی تھیں، اس لئے رسول خدا ﷺ نے ان کاموں کی شناعت بیان فرما کر مومن عورتوں کو اس وقت اس سے منع فرما دیا۔

پس ان چیزوں کی ممانعت میں بظاہر یہ حکمت نظر آتی ہے کہ ان کے نتیجہ میں اگر انسان کی جسمانی وضع قطع میں اس طرح کی مصنوعی تبدیلی واقع ہو جائے کہ مرد و عورت کی تمیز جو خدا تعالیٰ نے انسانوں میں پیدا کی ہے وہ ختم ہو جائے، یا اس قسم کے فعل سے شرک جو سب سے بڑا گناہ ہے اس کی طرف میلان پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا ان امور کو اس لئے بجالایا جائے کہ اپنی مخالف جنس کا ناجائز طور پر اپنی طرف میلان پیدا کیا جائے تو یہ سب افعال ناجائز اور قابل مواخذہ قرار پائیں گے۔

حضور ﷺ نے ان برائیوں کے اس پس منظر میں جہاں اُس وقت مومن عورتوں کو ان کاموں سے منع فرمایا وہاں تکلیف یا بیماری کی بناء پر جائز حد تک اس کا استثناء بھی فرمایا۔ چنانچہ حضرت

عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ النَّامِصَةِ وَالْوَاشِرَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ إِلَّا مِنْ دَاءٍ

(مسند احمد بن حنبل)

یعنی میں نے حضور ﷺ کو عورتوں کو موچنے سے بال نوچنے، دانتوں کو باریک کرنے، مصنوعی بال لگوانے اور جسم کو گودنے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ ہاں کوئی بیماری ہو تو اس کی اجازت ہے۔

اسلام نے اعمال کا دار مدار نیتوں پر رکھا ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں پردہ کے اسلامی حکم کی پابندی کے ساتھ اگر کوئی عورت جائز طریق پر اور جائز مقصد کی خاطر ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر ان افعال کے نتیجہ میں کسی برائی کی طرف میلان پیدا ہو یا کسی مشرکانہ رسم کا اظہار ہو یا اسلام کے کسی واضح حکم کی نافرمانی ہو، مثلاً اس زمانہ میں بھی خواتین اپنی صفائی یا ویکسنگ وغیرہ کرواتے وقت اگر پردہ کا التزام نہ کریں اور دوسری خواتین کے سامنے ان کے ستر کی بے پردگی ہوتی ہو تو پھر یہ کام حضور ﷺ کے اسی انذار کے تحت ہی شمار ہوگا۔ اور اس کی اجازت نہیں ہے۔

پھر اس ضمن میں یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے فتنہ اور فساد کو قتل سے بھی بڑا گناہ قرار دے کر فساد کو روکنے کا حکم دیا ہے۔ بعض ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ رشتے اس لئے ختم کر دیئے گئے یا شادی کے بعد طلاقیں ہوئیں کہ مرد کو بعد میں پتہ چلا کہ عورت کے چہرے پر بال ہیں۔ اگر چند بالوں کو صاف نہ کیا جائے یا کھنچوایا نہ جائے تو اس سے مزید گھروں کی بربادی ہوگی۔ ناپسندیدگیوں کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اور آنحضور ﷺ کا اس حکم سے یہ مقصود بہرحال نہیں ہو سکتا کہ معاشرے میں ایسی صورت حال پیدا ہو کہ جس کے نتیجہ میں گھروں میں فساد پھیلے۔ ایسے سخت الفاظ کہنے میں جو حکمت نظر آتی ہے وہ یہی ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور یہ باتیں چونکہ دیوی، دیوتاؤں وغیرہ کی خاطر اختیار کی جاتی تھیں یا ان کے نتیجہ میں فحاشی کو عام کیا جاتا تھا، اس لئے آپ نے سخت ترین الفاظ میں اس سے کراہت کا اظہار فرمایا ہے اور اس طرح مشرکانہ رسوم و عادات اور فحاشی کی بیخ کنی فرمائی ہے۔

کیا مرد کو دوسری شادی کی اجازت ہے؟

سوال

ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ اس کے خاوند نے جماعت سے اخراج کے بعد اسے طلاق دیئے بغیر دوسرا نکاح کر لیا ہے، جب کہ قانوناً وہ دوسری شادی کا حق نہیں رکھتے اس لئے زنا کر رہے ہیں۔ اسلام کی رو سے مجھے اس نکاح کی کوئی اہمیت سمجھ نہیں آئی۔ اس لئے اس نکاح کو منسوخ کیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 16 جنوری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب:

یہ بات ٹھیک ہے کہ اکثر مغربی ممالک میں ایک بیوی کے ہوتے ہوئے قانونی اعتبار سے دوسری شادی منع ہے لیکن اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جا کر جہاں دوسری شادی کی ممانعت نہیں باقاعدہ نکاح کے ذریعہ دوسری شادی کر بھی لیتا ہے تو ان مغربی ممالک میں اس کی اس دوسری بیوی کو کسی قسم کے قانونی حقوق نہیں ملتے لیکن شرعاً وہ اس کی بیوی ہی مانی جائے گی اور اس کے ساتھ اس کے جسمانی تعلقات زنا شمار نہیں ہوتے۔

آپ کے خاوند اگر اس عورت سے بغیر نکاح کے تعلقات رکھتے، جو کہ شرعاً حرام ہے لیکن ان مغربی ممالک کے قوانین میں اس کی گنجائش نکل آتی ہے تو کیا یہ بات آپ کو خوش کرتی؟

اسلام نے جس طرح مرد کے لئے اس کی ضرورت کے مطابق حقوق بیان کئے ہیں اسی طرح عورت کے لئے بھی اس نے مختلف حقوق قائم فرمائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اسلامی تعلیم کا یہ پہلو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> یہ مسئلہ اسلام میں شائع متعارف ہے کہ چار تک بیویاں کرنا جائز ہے۔ مگر جبر کسی پر نہیں اور ہر ایک مرد اور عورت کو اس مسئلہ کی بخوبی خبر ہے تو یہ ان عورتوں کا حق ہے کہ جب کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہیں تو اول شرط کرا لیں کہ ان کا خاوند کسی حالت میں دوسری بیوی نہیں کرے گا اور اگر نکاح سے پہلے ایسی شرط لکھی جائے تو بے شک ایسی بیوی کا خاوند اگر دوسری بیوی کرے تو جُرم نقض عہد کا مرتکب ہوگا۔ لیکن اگر کوئی عورت ایسی شرط نہ لکھاوے اور حکم شرع پر راضی ہووے تو اس حالت میں دوسرے کا دخل دینا بے جا ہوگا اور اس جگہ یہ مثل صادق آئے گی کہ میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ خدا نے تعدّدِ ازدواج فرض واجب نہیں کیا ہے۔ خدا کے حکم کی رو سے صرف جائز ہے۔ پس اگر کوئی مرد اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس جائز حکم سے فائدہ اُٹھانا چاہے جو خدا کے جاری کردہ قانون کی رُو سے ہے اور اس کی پہلی بیوی اس پر راضی نہ ہو تو اس بیوی کے لئے یہ راہ کشادہ ہے کہ وہ طلاق لے لے اور اس غم سے نجات پاوے اور اگر دوسری عورت جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے اس نکاح پر راضی نہ ہو اس کے لئے بھی یہ سہل طریق ہے کہ ایسی درخواست کرنے والے کو انکاری جواب دیدے۔ کسی پر جبر تو نہیں لیکن اگر وہ دونوں عورتیں اس نکاح پر راضی ہو جاویں تو اس صورت میں کسی آریہ کو خواہ نخواہ دخل دینے اور اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟
>
> (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 246)

کیا لڑکیاں، لڑکوں سے دوستی کر سکتی ہیں؟

سوال

ایک سکول کی بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ اسلام میں عورت کو اپنے آپ کو ڈھانپنے کا حکم ہے لیکن ہم سکارف وغیرہ لے کر سر پر پردہ کیوں کرتے ہیں؟ لڑکیاں سکول میں لڑکوں سے دوستی کیوں نہیں کر سکتیں؟ اور کیا میں Halloween میں پری بن سکتی ہوں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 26 جنوری 2021ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب:

اسلام نے پردہ کے بارہ میں عورت اور مرد دونوں کو نہایت

حکیمانہ تعلیم سے نوازا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ مومن مرد اور عورتیں دونوں اپنی نظریں نیچی رکھیں یعنی اپنی آنکھوں کو نامحرموں کو دیکھنے سے بچائیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں۔ اس کے بعد مومن عورتوں کو مزید تاکید فرمائی کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں اور اپنے پاؤں بھی اس طرح زمین پر نہ مارا کریں کہ جس سے ان کی زینت ظاہر ہو۔

اس مختصر لیکن نہایت جامع تعلیم میں پردہ کے بارہ میں ہر قسم کی تفصیل بیان فرما دی گئی ہے کہ ایک مومن عورت اپنی آنکھ، کان اور ستر کی جگہوں کی حفاظت کے ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھے کہ اس کا لباس نہ اتنا تنگ ہو کہ اس سے اس کے جسم کے اعضاء کی نمائش ہو اور نہ ہی اتنا ڈھیلا اور کھلا ہو کہ سینہ اور دوسری ستر کی جگہوں کی بے پردگی ہو رہی ہو۔

پاؤں زمین پر نہ مارنے کے حکم میں یہ بات سمجھا دی کہ ایک مومن عورت اس طرح کی اچھل کود سے بھی اجتناب کرے جس سے اس کی جسمانی ساخت کے اتار چڑھاؤ کا اظہار ہو۔ یا یہ کہ اگر پاؤں میں کوئی زیور (پازیب وغیرہ) پہنا ہوا ہے تو اس کی چھنکار سے لوگوں کی توجہ اس کی طرف ہو اور غیروں کی نظریں اس پر اٹھیں۔ یا اگر پاؤں پر مہندی یا نیل پالش وغیرہ لگا کر ان کا سنگھار کیا گیا ہے تو اس کی وجہ سے غیر مردوں کی نظریں اس پر اٹھیں۔ یہ سب باتیں پردہ کے احکامات کے منافی ہیں۔

پس اسلام نے عورت کے لئے صرف سر پر سکارف لینا ہی کافی قرار نہیں دیا بلکہ یہ امور بیان کر کے پردہ سے متعلقہ تمام لوازمات کو بھی خوب کھول کر بیان کر دیا کہ عورت نے کس طرح اپنے پردہ کا خیال رکھنا ہے اور کس طرح خود کو ڈھانپنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پردہ سے متعلقہ ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور پر نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقع پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے۔ یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن، جلد 10 ،صفحہ 341-342)

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

> قرآن مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غضِ بصر کریں۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں ہی گے نہیں تو محفوظ رہیں گے۔
>
> اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے، وہ بے شک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل۔صفحہ 405 ،مطبوعہ 2016ء)

جہاں تک لڑکیوں اور لڑکوں کی دوستی کی بات ہے تو اس میں بھی بنیادی حکمت عورت کی عفت کی حفاظت ہی ہے۔ انسان کے اپنی مخالف جنس کے ساتھ میل جول سے کئی قسم کی برائیاں پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اس پہلو سے بھی محرم اور غیر محرم رشتوں کا امتیاز قائم کر کے مرد و عورت کے تعلقات کی حدود بیان فرما دیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس بارہ میں اپنے متبعین کو بڑی واضح تعلیم سے نوازا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی نامحرم عورت سے تنہائی میں نہ ملے کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(سنن ترمذی۔کتاب الفتن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضور ﷺ کے اس ارشاد کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> بسا اوقات سننے دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد عورت کو ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتے۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ ان ہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے ہی کی اجازت نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع میں یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح دو غیر محرم مرد و عورت جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جاری ہے۔ یہ انہی تعلیموں کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیا پاک تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء،صفحہ 48)

کیا احمدیوں کو Haloween میں شرکت کی اجازت ہے؟

جواب

Halloween کی رسم جسے اب ایک Fun خیال کیا جاتا ہے، اس کی بنیاد شیطانی نظریات اور مشرکانہ عقائد پر ہے۔ اور ایک چھپی ہوئی برائی ہے۔ ایک سچے مسلمان اور خصوصاً ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر وہ کام جس کی بنیاد شرک پر ہو اگرچہ وہ Fun کے طور پر ہی ہو اسے اس سے بچنا چاہئے، کیونکہ اس قسم کی رسومات انسان کو مذہب سے دور لے جاتی ہیں۔

(بقیہ صفحہ 21)

ایک علمی اور تحقیقی مقالہ: قسط دوم و آخر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورِ جدید کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں

مکرم پروفیسر مولانا عبدالسمیع خاں صاحب، جامعہ احمدیہ گھانا انٹرنیشنل

میرا ہتھیار علم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے اصل ہتھیار تلواریں اور نیزے نہیں بلکہ علم میرا اسلحہ ہے۔

العلم سلاحی (الشفاء عیاض، جلد1 ،صفحہ86)

اور صحابہ کو ترغیب دیتے تھے

اطلبوا العلم من المھد الی اللحد۔

(کشف الظنون، جلد1 ،صفحہ52)

یعنی پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک علم حاصل کرتے رہو اور آپؐ یہ دعا بھی کرتے رہتے تھے کہ:

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (سورۃ طٰہٰ 115:20)

یعنی اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کرتا چلا جا۔ آپؐ نے اپنے ان پڑھ صحابہ کو بدر کے پڑھے لکھے قیدیوں سے علم حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا اور واضح کر دیا کہ علم سیکھنے سکھانے کے لیے کسی مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں۔

(شرح الزرقانی علیٰ المواھب اللدنیہ، جلد2، صفحہ 324 باب غزوہ بدر)

اس طرح تعلیم بالغاں کا پہلا سکول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا پس آج جب سو سالہ معمر مرد اور عورتیں یورپ اور جاپان کے سکولوں میں جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہنما بنانے کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔

(کشف الظنون، جلد1 ،صفحہ52)

آج سے 70، 80 سال پہلے بھی دنیا میں چین کی کوئی وقعت نہ تھی مگر آج دنیا بھر کے لوگ چین سے سیکھ رہے ہیں اور چینیوں سے سیکھنے کے لئے ہزاروں طالب علم دنیا بھر میں چینی زبان سیکھ رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اقرار کر رہے ہیں۔

کھانے کے متعلق ہدایات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل کھانے پینے کے متعلق نہایت اعلیٰ تعلیم عطا فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا حلال کھاؤ۔ آپؐ نے خدا کے حکم سے صرف چند چیزوں کو حرام قرار دیا کیونکہ ان کے کھانے سے انسان کی روحانیت اور اخلاق اور جسم پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حلال کے ساتھ طیب ہونا بھی ضروری ہے یعنی وہ چیز جو آپ کے موافق ہے پھر فرمایا کہ کھاؤ اور پیئو مگر اسراف نہ کرو۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

(سورۃ الاعراف 32:7)

پس وہ دنیا جو آج کل balanced food پر زور دیتی ہے دراصل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہے اور زبانِ حال سے کہتی ہے کہ آپؐ اس جدید دور کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے متعلق یہ بھی ہدایت دی کہ اچھی طرح بھوک لگ جائے تو پھر کھاؤ اور یہ بھی کہ پیٹ بھر کر نہ کھاؤ۔ آپؐ نے کھانوں کے درمیان مناسب وقفہ کی تلقین کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ فاقہ تمہیں جسمانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچاتا ہے۔ آپؐ نے خدا کے حکم سے ایک ماہ کے روزے فرض کئے اور نفلی روزوں کی بھی تلقین فرمائی تھی۔ آج غیر مسلم ممالک کی تحقیق یہ کہتی ہے کہ فاقہ کشی جسمانی نظام کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس سے بہت سی بیماریاں ختم ہوتی ہیں اور انسانی جسم ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے اور روزہ کے اوقات کے مطابق کام کرتا ہے۔ سال بھر میں تیس دن کی یہ ٹریننگ انسان کو حیاتِ نو عطا کرتی ہے۔ وہ ڈاکٹر جو مریضوں کو فاقہ کشی اور روزوں کی تلقین کرتے ہیں وہ رسول اللہ کو اپنا رہنما تسلیم کرتے ہیں۔

نیند کے لئے رہنمائی

رسول اللہ ﷺ نے جب سونے اور جاگنے کے آداب سکھائے تو پیٹ کے بل سونے سے بھی منع فرمایا۔

(ترمذی کتاب الاستیذان باب کراہیۃ الاضطجاع علیٰ البطن)

گزشتہ 2 دہائیوں میں جو تحقیق دنیا بھر میں ہوئی وہ بتاتی ہے کہ پیٹ کے بل سونے سے دماغ کو آکسیجن کی سپلائی کم ہو جاتی ہے اور دماغ پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ایک سال سے کم عمر بچہ اسی حالت میں فوت ہو جاتا ہے اور پوسٹ مارٹم میں کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔

قرآن کوئی سائنس کی کتاب نہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ طبعی علوم کے ماہر ہونے کا ہے۔ مگر جوں جوں سائنس ترقی کر رہی ہے قرآنی اصولوں اور سنتِ مصطفوی ﷺ کی شان زیادہ نمایاں ہوتی چلی جا رہی ہے۔ وہ فزکس کا میدان ہو یا کیمسٹری کا، معیشت کا ہو، آرکیالوجی کا ہو یا سماجی علوم کا۔ ہر شعبہ میں اسلام کی رہنمائی اور برتری نظر آتی ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جو وقت سے پیچھے رہ گئی ہو۔ ہر نئی تحقیق اس امر پر مہر لگاتی ہے کہ یہ مذہب عالم الغیب خدا کی طرف سے ہے جس کی تمام انسانوں پر اور تمام جہانوں پر نظر ہے۔ آیئے کچھ اور مثالیں دیکھتے ہیں۔

سود کی مناہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کو حرام قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر تم سود سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(سورۃ البقرہ 2: 280-279)

دنیا دو عالمی جنگوں اور بیسیوں علاقائی جنگیں کر کے اور مدتوں معیشت برباد کر کے سود کے خلاف پالیسی بنا رہی ہے اور سود کو کم

سے کم کرتی چلی جارہی ہے پس ماہرین معاشیات یہ گواہی دے رہے ہیں کہ خدا کا رسول سچا اور ہمارا رہنما ہے۔

سب انسان برابر ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ میرا یہ پیغام تمام انسانوں کو پہنچا دو کہ سب انسان بحیثیت انسان برابر ہیں کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں اور کسی قوم کو دوسرے پر کوئی برتری نہیں۔

(مسند احمد، جلد 38، صفحہ 474۔ حدیث نمبر 23489)

آپؐ نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور نئے غلام بنانے سے منع کر دیا اور فرمایا عظمت کا معیار تقویٰ اور قابلیت ہے انہی کے بل پر سینکڑوں غلاموں نے مسلم معاشرے میں عزت پائی جن میں افریقن بلال بھی شامل تھے۔

دنیا نے لاکھوں غلام بنائے بیسیوں ممالک پر قبضہ کر کے غلامی کی نئی نئی شکلیں ایجاد کیں مگر آج انسانیت اعلان کرتی ہے کہ غلامی ناقابل قبول ہے وہ غلامی کی یادگاروں کو مٹا رہی ہیں اور غلامی سے منسوب پرانے ہیروز کے مجسمے گرا رہی ہے غلامی کی زنجیریں کٹ رہی ہیں اور قابلیت معیار بن رہی ہے۔

امور مملکت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قومی معاملات مشورے سے سرانجام دینے کا حکم دیا۔

وَأَمْرُهُمْ شُوْرَىٰ بَيْنَهُمْ (سورۃ الشوریٰ 39:42)

صحابہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی مشورہ کرنے والا نہیں تھا۔

(سنن ترمذی، کتاب الجہاد، باب المشورۃ۔ حدیث نمبر 1714)

بسا اوقات صحابہ کے مشورے کو اپنی رائے پر بھی مقدم کر لیتے۔ آج انسان ہزاروں تجربات کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ نہ مطلق العنان بادشاہت بہتر ہے اور نہ فوجی ڈکٹیٹر شپ بلکہ سب سے بہتر جمہوری شورائی نظام ہے۔ پس آج دنیا بھر کی تمام پارلیمنٹیں اور تمام تھنک ٹینک Think Tank اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے آج بھی اسوہ حسنہ ہیں اور یہی خدا تعالیٰ کا انسانیت کے نام پیغام ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۝

(سورۃ الاعراف 159:7)

اے محمد! کہہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت حاصل ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو نبی بھی ہے اور امی بھی۔ اور جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور اس کے کلمات پر اور اس کی اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

امن عالم کا مسئلہ

آج کل انسان عالمی امن کے لیے پریشان ہے ہر وہ قدم جو امن کے لیے اٹھایا جاتا ہے وہ مزید بدامنی پیدا کرتا ہے اور یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل نہیں کیا جائے گا یہ تعلیمات مذہبی امن کے لحاظ سے بھی ہیں سیاست کے لحاظ سے بھی اور معاشی امن کے لحاظ سے بھی۔

مذہبی امن کے لئے تعلیمات اور نمونہ

مذہبی امن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا ایک خلاصہ درج ذیل ہے۔

1۔ ہر شخص کو آزادی ہے جو مذہب چاہے اختیار کرے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

(سورۃ الکہف 30:18)

2۔ مذہب میں شامل کرنے یا نکالنے کے لیے طاقت کا استعمال منع ہے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (سورۃ البقرہ 257:2)

3۔ اسلام سے ارتداد پر دنیا میں کوئی سزا نہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا۝

(سورۃ النساء 138:4)

4۔ ہر قوم میں نبی آئے ہیں اس لئے سب قوموں کے مذہبی پیشواؤں کی عزت کی جائے۔

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

(سورۃ الرعد 8:13)

5۔ دوسروں کے مقدسین اور جھوٹے معبودوں کو بھی برا بھلا نہ کہا جائے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

(سورۃ الانعام 109:6)

6۔ مشترک عقائد کی بنیاد پر تعاون کی دعوت دی جائے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

(سورۃ آل عمران 65:3)

7۔ بلا لحاظ مذہب و دشمنی عدل کیا جائے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوْا ۚ اِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

(سورۃ المائدۃ 9:5)

8۔ امن کے قیام کے لیے بلا امتیاز تعاون کیا جائے۔

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ

(سورۃ التوبہ 5:9)

9۔ غیروں کی خوبیوں کا بھی کھلے دل سے اعتراف کیا جائے۔

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ

(سورۃ آل عمران 76:3)

10۔ جو غیر مذہب کے لوگ امن سے رہنا چاہتے ہیں ان کے خلاف کوئی جنگی کارروائی نہ کی جائے۔

لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ

فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا إِلَيْهِمْ

(سورۃ الممتحنہ 9:60)

رحمۃ للعالمین کا نمونہ

ان عظیم اصولوں کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حسب ذیل ہے۔

- عام تمدنی اور معاشرتی تعلقات میں کسی قوم کا فرق نہیں کیا سب کو سلام کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاستیذان)

- غیر مسلم مہمان کو سات بکریوں کا دودھ پلایا اور اپنے اہل خانہ کو بھوکا رکھا۔

(جامع ترمذی، کتاب الاطعمہ)

- یہودی عورت کی دعوت بھی قبول کی جس نے کھانے میں زہر ملا دیا تھا۔

(السیرۃ الحلبیہ)

- ایک یہودی مخیریق کے باغ کا تحفہ بھی قبول کیا۔

(روض الانف، جلد 2، صفحہ 143)

- یہودی بیمار نوجوان کی عیادت بھی کی۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المشرک)

- یہودی کے جنازہ کے لئے احتراماً کھڑے ہو گئے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز، باب من قام لجنازۃ الیہودی)

- بدر میں مقتول دشمنوں کو دفن کرایا۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی)

- خندق میں ہلاک ہونے والے سردار نوفل کی لاش کو واپس کرنے کے لئے کفار نے دس ہزار درہم کی پیشکش کی مگر آپ نے بغیر کسی رقم کے واپس کر دی۔

(سیرۃ ابن ھشام، جلد 3، صفحہ 273)

- ابولہب اور عتبہ جیسے پڑوسی کی ایذاؤں پر صبر کیا۔

(طبقات ابن سعد)

- یہودیوں سے لین دین اور قرض کا سلسلہ بھی جاری رہا اور بوقت وفات بھی آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی)

مخالفین، بدوؤں اور یہودیوں کی سختی اور بدتمیزی بھی برداشت کی متعدد واقعات ہیں۔

- معاہدہ حلف الفضول کی پابندی کرتے ہوئے ایک غیر مسلم اراشی نام کے لیے جانی دشمن ابوجہل کے پاس گئے اور قرض واپس دلوایا۔

(السیرۃ النبویہ ابن کثیر، جلد اول، صفحہ 469 قصۃ الاراشی دار احیاء التراث العربی بیروت)

- ایک قتل کے مقدمہ میں مسلمانوں کے مقابلہ پر یہودیوں کے حق میں فیصلہ کیا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد)

- مدینہ کے دو یہودی قبیلوں بنو قینقاع اور بنونضیر کو ان کے جرائم کی پاداش میں جلاوطن کیا تو سارا سامان ساتھ لے جانے کی اجازت دی گئی حتیٰ کہ ان کے وہ بچے بھی جو نذر کے طور پر یہودی بنائے گئے تھے اور درحقیقت یہودی نہ تھے وہ بھی ساتھ لے گئے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الجہاد)

جرائم کی بیخ کنی اور عفو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جرائم کے بارے میں فرمایا کہ ظلم کا بدلہ اسی کے برابر ہے مگر جو معاف کرے اور اصلاح کی نیت رکھے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے یعنی جہاں سزا دینے سے اصلاح ہو سزا دو اور جہاں عفو کرنا بہتر ہو وہاں عفو کرو وہاں ترجیح عفو کو دو۔

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ

(سورۃ الشوریٰ 41:42)

فرمایا۔ ہر سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور انسانوں کے اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ تو شرک سے بیزار تمام لوگوں کو خدا کی مغفرت کی چادر ڈھانپ لیتی ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے درمیان عداوت اور دشمنی ہو۔ ان کا معاملہ مؤخر کر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سب صلح کر لیں۔ تب ان کی گمشدہ جنت انہیں واپس کر دی جاتی ہے اور دو ناراض بھائیوں میں سے زیادہ بہتر اور رضاءالٰہی کا مورد وہ ہوتا ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے اور صلح کے لئے قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اس کی جنت زیادہ شاداب ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البر، باب النھی عن الفحشاء۔ حدیث نمبر 4652)

اس سے بڑھ کر انسان کو کون سی تعلیم درکار ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عفو و کرم سے دل جیت لئے اور صدیوں کے دشمنوں کو اپنا جانثار بنالیا۔

ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کو معاف کر کے مکہ میں اپنے مذہب پر رہنے کی اجازت دی تو اس نے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے آج تک آپ کی مخالفت میں اپنا جتنا مال خرچ کیا ہے۔ اب میں اللہ کی راہ میں بھی اس سے دگنا خرچ کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور جتنی لڑائیاں خدا کی مخالفت میں لڑیں اس سے دگنی خدا کی راہ میں لڑوں گا۔

وہ جو کتر ا کے گزرتا تھا مرے سائے سے
اب وہی شخص مرے نقش قدم ڈھونڈتا ہے

عفو کے اس نظارہ نے عکرمہ کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی عزت کی ایسی شمع روشن کی کہ ساری عمر میدان جہاد اور تلافی مافات میں گزاری اور اپنے کردار میں ایسی تبدیلی کی کہ قرآن کریم سے والہانہ عشق پیدا کیا اور قرآن کریم کو سینہ پر رکھ کر کلام ربی، ھذا کتاب ربی، یہ میرے رب کا کلام ہے کہہ کر زار زار رویا کرتے تھے۔ ان کی شہادت کا واقعہ بھی نہایت دلگداز ہے۔ جنگ یرموک میں زخموں سے چور جاں بلب تھے کہ ایک شخص پانی لے کر آیا۔ جس کے چند گھونٹ ممکن تھا کہ انہیں زندگی عطا کر جاتے مگر انہوں نے دیکھا کہ قریب ہی ایک اور زخمی پڑا ہے تو انہوں نے پانی لانے والے سے کہا پہلے اسے پلاؤ مگر جب وہ شخص اس کے پاس پہنچا تو اس نے آگے اشارہ کر دیا مگر آخری مجاہد اس دوران جام شہادت نوش کر چکا تھا واپس پلٹا تو پہلے دونوں مجاہد بھی خدا کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ ایثار کی یہ اعلیٰ ترین مثال قائم کرنے والوں میں ایک حضرت عکرمہ بھی تھے۔

(مستدرک حاکم کتاب مناقب الصحابہ مناقب عکرمہ، جلد 3، صفحہ 270 تا 272)

سیاسی امن کے اصول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاسی امن کے رہنما اصول بھی قائم فرمائے۔قرآن کہتا ہے کہ:

”جب دو قومیں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ اور اگر صلح کے بعد پھر کوئی دوسرے پر زیادتی کرے تو سب مل کر اس کے خلاف جنگ کریں حتیٰ کہ وہ باز آجائے تو پھر عدل اور انصاف کے ساتھ صلح کراؤ اور اپنے مفادات نہ دیکھو بلکہ انسانیت کا فائدہ دیکھو۔“

(سورۃ الحجرات 49 : 10)

اس آیت میں ایک عالمی اقوام متحدہ کا تصور پیش کیا گیا ہے جس میں سب قومیں برابر کا حق رکھتی ہیں۔ کوئی بڑا اور چھوٹا نہیں سب انصاف کے قیام کے لئے اکٹھے ہیں۔ اگر دو قوموں میں لڑائی ہو جائے تو باقی سب صلح کرانے کے لیے مستعد ہو جاتی ہیں اور اگر کوئی اس عہد کو توڑے تو باقی سب مل کر اسے صلح پر مائل کر کے چھوڑتی ہیں۔ یہ آیت اقوام متحدہ کی ناکامی کی وجہ بھی بیان کرتی ہے۔ اسلام کسی نسلی اور قومی برتری کا قائل نہیں۔ سب کو برابر قرار دیتا ہے اور اپنے گروہی مفادات کے لیے ویٹو پاور کو غلط قرار دیتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1924ء میں انگلستان کا دورہ کیا تو اس وقت لیگ آف نیشنز قائم تھی۔ آپؓ نے انگلستان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم سب کو برابر کے حقوق نہیں دو گے تو لیگ ناکام ہو جائے گی اور جب 1945ء میں یونائیٹڈ نیشنز قائم ہوئی تو حضورؓ نے پھر متنبہ کیا اگر تم نے اسے قرآنی اصولوں پر قائم نہیں کیا تو یہ بھی انصاف کے قیام میں ناکام ہو جائے گی۔

آج 75 سال کے بعد یونائیٹڈ نیشنز کئی معاملات میں مفید ہونے کے باوجود اپنے بنیادی مقاصد میں بری طرح ناکام ہے۔ دنیا میں فتنے اور فساد اسی طرح جاری و ساری ہیں اور مظلوم بلبلا رہے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دوروں اور تقریروں اور پیس سمپوزیم میں خطابات اور عالمی لیڈروں کے نام خطوط میں بار بار یاد دہانی کراتے رہتے ہیں کہ اگر بڑی طاقتیں مل کر ظالم کا ہاتھ نہیں روکیں گی تو پھر انسان کا خون بہتا رہے گا اور اسی خون میں یہ بڑی طاقتیں بھی ڈوب جائیں گی۔

سیاسی امن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدات بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ جب آپ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو مسلمانوں اور یہود کے مابین امن کا معاہدہ ہوا اور اس کے آغاز میں لکھا گیا کہ مسلمان اور یہودی (سیاسی لحاظ سے) امت واحدہ ہیں۔ سب مل کر رہیں گے اور مل کر دشمن کے حملہ کا جواب دیں گے۔

(عہدِ نبویؐ کا نظام حکمرانی از ڈاکٹر حمید اللہ، صفحہ 99)

اس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ایک ملک کے تمام شہری اپنے حقوق اور فرائض کے لحاظ سے برابر ہیں اور مذہب کی بناء پر کوئی امتیازی سلوک نہیں ہوگا۔ آج تمام قومی ریاستوں کی بنیاد اسی فارمولے پر ہے اور وہی ملک کامیاب اور امن سے ہیں جو سب شہریوں کے ساتھ بلا تمیز رنگ و نسل معاملہ کرتے ہیں۔

بے لاگ انصاف

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف کے قیام کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے تباہ ہوئیں کہ وہ انصاف کے معاملہ میں امیر اور غریب میں فرق کرتی تھیں۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو دوسروں کی طرح وہ بھی سزا کی مستحق ہوتی اور کسی کی سفارش اس کے کام نہ آتی۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، ذکر اسامۃ حدیث نمبر 3799)

آپؐ نے اپنی ذات کو بھی کٹہرے میں کھڑا کر دیا اور وفات سے کچھ عرصہ قبل فرمایا کسی نے مجھ سے بدلہ لینا ہو تو وہ لے لے۔ ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ایک جنگ میں صفیں درست کرتے ہوئے آپ کے نیزے کی نوک مجھے لگ گئی تھی بدلہ چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ بدلہ لے لو۔ اس نے کہا میرے جسم پر اس وقت کپڑا نہیں تھا آپؐ نے جسم سے کپڑا اٹھا دیا تو اس صحابی نے آگے بڑھ کر آپ کا جسم چوم لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ سے تو بے انصافی ناممکن ہے اور کسی کا بدلہ لینا بھی ناممکن ہے۔ میں تو صرف یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح آپ کے جسم مبارک کو بوسہ دے لوں۔

(مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 27۔ کتاب علامات النبوۃ باب فی وداعہ)

وہ جو حقیقی انصاف قائم کرتے ہیں ان کے جسم اسی طرح چومے جاتے ہیں اور ان کی روحوں کی اسی طرح تعریف کی جاتی ہے۔ پس انسانی حقوق کی تنظیمیں اور انصاف کے عالمی ادارے بھی رسول اللہ کی عظمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اعلیٰ اخلاق کا قیام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں اعلیٰ اخلاق کو بھی ان کی معراج تک پہنچانے آیا ہوں۔

إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق

(مسند البزار، جلد 15، صفحہ 364 حدیث نمبر 8949)

اور آپؐ نے جو اخلاق انسان کو سکھائے آج وہی دنیا میں عزت کے قابل سمجھے جاتے ہیں اور آپؐ نے ایسا کر کے دکھا دیا۔ اخلاق کی ایک لمبی فہرست ہے جو قرآن کریم اور آپ کی سنت سے ظہور پذیر ہوئی جن میں سچائی، امانتداری، پڑوسیوں سے حسن سلوک، انسانیت کی فلاح، معاہدات کی پابندی اور دوسرے بیشمار اخلاق شامل ہیں۔ انہی اخلاق کی پابندی کر کے انسان ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

پیشگوئیوں کی دنیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا تو ایک الگ جہان ہے۔ آپ کی پیشگوئیاں چودہ سو سال سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں آج بھی جب دجال کے ہوائی جہاز ہوا میں اڑتے ہیں تو وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ خلاؤں پر بھی محمد مصطفی ﷺ کی حکمرانی ہے اور جب وہ جہاز سمندروں کو پھاڑتے ہیں تو وہ بھی یہی اعلان کرتے ہیں اور جب سطح زمین پر تیز رفتار سواریاں چلتی ہیں تو وہ بھی محمد مصطفی ﷺ کی عظمت کا اعلان کرتی ہیں۔ مسلم امہ کا زوال اور عیسائیت کا عروج۔ پرانے ذرائع سفر کا متروک ہونا اور جدید سواریوں کا استعمال، انسانوں کا امت واحدہ اور زمین کا گلوبل ولیج بن جانا۔ ان سب امور کی پیشگوئیاں قرآن اور فرمودات رسول ﷺ میں موجود ہیں اور ہر پیشگوئی اس دور کے انسان کو یاد کراتی ہے کہ یہ رسول اس زمانہ کے لئے بھی رہنما اور اسوہ حسنہ ہے۔

دانشوروں کا اعتراف

دنیا کے غیر متعصب دانشور اور اہل علم رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں اور ان کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ انگلستان کے مشہور مفکر برنارڈ شا نے لکھا تھا۔

مجھے یقین ہے کہ محمد جیسا انسان آج کی جدید دنیا کو مطلق العنان حکمران کے طور پر مل جاتا تو وہ دنیا کے مسائل حل کرنے میں کامیاب ہو جاتا اور انسانیت کو مطلوب امن اور خوشحالی کی نعمت نصیب ہو جاتی۔

(Muhammad and Teachings of Quran by John Devenport, page 127)

یہ تلاش اور خواہش اس قرآنی پیشگوئی کے عین مطابق ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ خدا تجھے مقام محمود پر فائز کرے گا۔

عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

(سورۃ بنی اسرائیل 17: 80)

یعنی مشرق سے مغرب تک تیری تعریف ہوگی اور ہر فرد بشر تجھے اپنا رہنما تسلیم کرے گا۔

سب گواہی دو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اسی زمانہ کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔ اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے چاہو تو میری بات کو لکھ رکھو.... اے سننے والو اور اے سوچنے والو سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہو گا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد 2، صفحہ 9)

آج وہ حق اور نور ظاہر ہو رہا ہے اور اہل مغرب لفظوں میں اقرار کریں یا نہ کریں ان کے عمل یہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ ہر نیک اور پائیدار عمل میں رسول اللہ ہی کی پیروی کر رہے ہیں اور جہاں جہاں ناکام ہیں وہی مقامات ہیں جہاں وہ رسول اللہ ﷺ کے راستے سے ہٹے ہیں۔ وہ وقت بھی آئے گا جب وہ منہ سے بھی رسول اللہ کی صداقت کا اقرار کریں گے اور آپ پر درود بھیجیں گے۔ ہمارا کام تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں یہ پیغام دینا ہے کہ:

”اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفی ﷺ ہے۔“

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 141)

ہم پہاڑوں کی بلندی سے پڑھیں گے قرآں
کفر و الحاد نگوں سار نظر آئیں گے
اتنی رفعت پہ محمدؐ کا رکھیں گے پرچم
اس کے سائے میں جہاندار نظر آئیں گے

کلام امام الزماں علیہ الصلاۃ والسلام

دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 264، ایڈیشن 1988ء)

ہونے والا ہے تقدیر کا فیصلہ

بشریٰ سعید عاطف صاحبہ۔ مالٹا

درد ہے دل میں میرے نہاں دیکھیے
ہو گیا کیا سے کیا یہ جہاں دیکھیے

جل رہے ہیں یہاں پر مکاں دیکھیے
چپ ہیں سادھے ہوئے حکمراں دیکھیے

چور، ڈاکو سبھی ہیں نہاں دیکھیے
کیسے ملت کے ہیں پاسباں دیکھیے

جن کا دعویٰ تھا فرعونیت کا کبھی
مٹ گئے اُن کے نام و نشاں دیکھیے

ہر قدم پر مصائب کا ہے سامنا
زندگی بن گئی امتحاں دیکھیے

ابتدا سے ہوئی انتہا دوستو!
ظلم سے ہے بھری داستاں دیکھیے

نفرتوں میں سلگتا ہے سارا چمن
جل رہا ہے مرا آشیاں دیکھیے

پھول کلیوں سے ہم نے سجایا تھا جو
کیسا اجڑا ہے وہ گلستاں دیکھیے

کب تلک یہ چلے گا یونہی سلسلہ
رات دن ہو رہی ہے فغاں دیکھیے

ہونے والا ہے تقدیر کا فیصلہ
یہ بدلتا ہوا آسماں دیکھیے

وہ بچائے گا بشریٰ! کڑی دھوپ سے
سر پہ رحمت کا ہے سائباں دیکھیے

فریضۂ تبلیغ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم مولانا محمد کلیم خاں مربی سلسلہ جنوبی ہند

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے مامور ہونے اور منصب مسیح موعود و مہدی معہود پر فائز ہونے کے بعد ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام آپ نے "فتح اسلام" رکھا۔ اس میں امر تائید حق اور اشاعت اسلام اور اصلاح کے لئے پانچ شاخوں کا ذکر فرمایا ہے۔ان میں سے پانچویں شاخ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے۔تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہو گا وہ غرق ہونے سے نجات پائے گا۔اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت درپیش ہے۔اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا۔اس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔اور اس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔مگر تیرے سچے متبعین اور محبین قیامت کے دن تک رہیں گے۔اور ہمیشہ منکرین پر انہیں غلبہ رہے گا۔"

(فتح اسلام۔روحانی خزائن، جلد 3 ،صفحہ 25)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں جس محفوظ کشتی کا ذکر فرمایا ہے اس کا ذکر پرانے بزرگوں نے بھی بڑی دردمندی سے کیا ہے۔چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب صفحہ 47 میں دردمندی کے ساتھ یوں ذکر فرماتے ہیں:

"قرن ماضی میں جو مصیبت بھی سر پر آئی وہ علماء سوء کی جماعت کی نحوست سے پیش آئی۔بادشاہوں کو یہی لوگ راہ راست سے ہٹا دیتے ہیں۔ملت میں جو بہتر 72 فرقے بنے اور انہوں نے جو راہِ ضلالت اختیار کی ان کے مقتدیٰ یہی علماء سوء تھے۔علماء میں سے کم ایسے گمراہ ہوں گے جن کی ضلالت دوسروں پر اثر کرے۔اس زمانہ کے اکثر جہلائے صوفی نما بھی علماء سوء کا اثر رکھتے ہیں۔ان کا فساد بھی متقدیٰ فساد ہے۔اگر کوئی شخص اس کارِ خیر (اعانت دین) میں اعانتِ دین کی استطاعت رکھتا ہے،اگر اس میں کوتاہی سے کام لیتا ہے اور کارخانۂ اسلام میں فتور واقع ہوتا ہے، وہ کوتاہی کرنے والا بھی قابل شکایت ہو گا۔اس بناء پر یہ حقیر قلیل البضاعت بھی چاہتا ہے کہ وہ سلطنت اسلام کی مدد کرنے والوں کے جرگہ میں شامل ہو۔اور اپنی بساط بھر ہاتھ پاؤں مارے کہ "مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" کیا عجب ہے۔کہ اس بے استطاعت کو اس عالی جماعت میں شامل کر لے۔وہ اپنی مثال اس ضعیفہ کی طرح سمجھتا ہے جس نے کچھ رسیاں بٹ کر اپنے کو خریداران یوسف کے سلک میں منسلک کرنا چاہا تھا۔امید ہے کہ جلد ہی یہ فقیر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گا۔آپ سے اس کی توقع ہے کہ چونکہ آپ کو بادشاہ کا قرب حاصل ہے۔اور ان باتوں کے گوش گزار کرنے کے مواقع میسر ہیں خلوت وجلوت میں شریعتِ محمدی کی ترویج کی کوشش کریں گے۔اور مسلمانوں کو اس غربت وبیکسی سے نکالیں گے۔"

(مکتوب صفحہ 47دفتر اول بحوالہ۔تاریخ دعوت وعزیمت حصہ چہارم،صفحہ306)

احیاء دین اور اقامت شریعت کے لیے یہی مقدر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی کے ذریعے نیز ان کے خدام صحابہ کے ذریعہ فریضہ دعوت الی اللہ ادا ہو۔چنانچہ کتاب "فتح اسلام" (1890) کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نو تشکیل شدہ جماعت کی تربیت فرمائی اور خود بیرونی حملوں کا جواب دیتے رہے۔دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے کارخانہ الٰہیہ کی پانچ شاخوں پر کام جاری رہا۔اس میں مناظرے کرنا بھی شامل ہے۔

(الحق دہلی ،الحق لدھیانہ ، وغیرہ)

پھر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کے صحابہ کرام تربیت یافتہ ہو کر تیار ہو گئے۔اور اس فریضہ (دعوت الی اللہ) کو ادا کرنے کے قابل ہو گئے تھے۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مناظرہ کے میدان خود اپنے لیے چھوڑنے کا اعلان (انجام آتھم) فرمادیا۔اور یوں اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمرہ بڑھتا گیا اور تقریباً (1890 سے) سترہ سال بعد (1907) میں آپ نے دعوت الی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے "وقف زندگی" کی ایک منظم تحریک فرمائی۔

(تاریخ احمدیت جلد 2صفحہ 498)

اس پر صحابہ کرام نے لبیک کہا اور مفوضہ فریضہ (دعوت الی اللہ) ادا کرنے لگ گئے۔

زیر نظر مضمون میں صحابہ کرام کے چند نمونے دعوت الی اللہ کے پیش کیے جاتے ہیں۔اس میں معروف طریقہ جو منقولی نہیں ہے بلکہ حکمت عملی سے اور حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے کس دیوانگی کے ساتھ انہوں (صحابہ) نے کام کیا وہی پیش ہے۔

وقف زندگی کی تحریک میں لبیک کہنے والوں میں سے حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت چودھری فتح محمد سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے عقلی و نقلی دلائل سے دعوت الی اللہ کا جو کام کیا ہے وہ الگ ایک تاریخی حقیقت ہے۔مگر

شوق تبلیغ کو دیکھیں کہ ایک سوتے ہوئے شخص کو تبلیغ کر رہے ہیں۔

چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحبؓ احمد آباد گئے وہاں ایک گلی میں سے گذر رہے تھے کہ ایک مسجد دکھائی دی۔حضرت مفتی صاحبؓ اُس کے اندر چلے گئے۔تیسرے پہر کا وقت تھا مسجد میں ایک صاحب معقول صورت،اچھے کپڑے پہنے ہوئے،پڑے سو رہے تھے۔حضرت مفتی صاحبؓ کا دل چاہا کہ اس سوتے ہوئے شخص کو تبلیغ کرنی چاہئے۔یہ سوچ کر آپ نے اسے جھنجھوڑا اور فرمایا میاں یہ سونے کا وقت ہے؟ اٹھو۔دیکھو امام مہدی علیہ السلام تشریف لے آئے۔دنیا جاگ گئی مگر تم ابھی تک سو ہی رہے ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص بہت ہی بے خبر پڑا سو رہا تھا۔حضرت مفتی صاحبؓ کے جھنجھوڑنے اور پیغام پہنچانے سے کچھ یونہی سا بیدار ہوا اور نیند کے دوران میں کہنے لگا اچھا امام مہدی آ گئے۔اچھی بات ہے اور یہ کہہ کر پھر بے خبر پڑ کر سو گیا۔حضرت مفتی صاحبؓ نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا۔اور کہا،میاں کیا سو رہے ہو،اٹھو حضرت مسیح موعود تشریف لے آئے۔نیند ہی کی حالت میں وہ کہنے لگا اچھا مسیح موعود آ گئے۔بہت اچھا ہوا اور پھر سو گیا۔تیسری مرتبہ حضرت مفتی صاحبؓ نے اسے پھر جگایا۔میاں سونے سے کیا بنے گا۔اٹھو دیکھو اس زمانہ کا مجدد آ گیا اور تم غافل پڑے سو رہے ہو۔وہ نیند ہی کی حالت میں کہنے لگا اچھی بات ہے۔بہت اچھا۔رات کو نیند نہیں آئی تھی۔بہت نیند آ رہی ہے۔یہ بولا اور پھر غافل سو گیا۔جب مفتی صاحبؓ نے دیکھا کہ کسی طرح اٹھتا ہی نہیں تو مجبوراً اسے سوتا چھوڑ کر چلے گئے۔

(لطائفِ صادق صفحہ 56-57 مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی مطبوعہ قادیان 1946ء)

دوسرے ایک اور بزرگ صحابی حضرت چودھری فتح محمد سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ دعوت الی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے ان کا جذبہ اس قدر بلند تھا کہ ناموافق حالت اور مخالف حالات میں بھی یہ فریضہ ادا کر دیا۔چنانچہ واقعہ یوں ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں (1913ء) آپ کو لندن بھیجا گیا تھا،محض دعوت الی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے۔مگر آپ کے جانے سے قبل جماعت کے ایک پرانے کارکن جناب بیرسٹر خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم وہاں پہنچے ہوئے تھے۔جو دراصل ایک مقدمہ میں کسی غیر احمدی کی طرف سے وکالت کرنے گئے تھے۔مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رابطہ میں تھے اور تبلیغ اسلام کا دم بھرتے تھے۔اس لیے حضرت چودھری صاحبؓ کو فرمایا گیا تھا کہ خواجہ صاحبؓ کے ماتحت رہ کر کام کریں۔مگر لندن پہنچتے ہی دونوں میں اختلاف ہو گیا۔خواجہ صاحب تبلیغ اسلام کے وقت حضرت امام مہدی و مسیح موعود کا نام لینے سے ڈرتے تھے۔انہیں خواہ مخواہ خوف ہو گیا تھا کہ کوئی بڑی مصیبت ہو جائے گی۔جب کہ حضرت چودھری فتح محمد سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نظریہ کے خلاف تبلیغ اسلام میں حضرت مسیح و مہدی کا نام کھلم کھلا لینا چاہتے تھے اور آپؑ کے ذکر کو چھوڑ کر مردہ اسلام ہی پیش کر سکتے تھے۔بہر حال حضرت چودھری صاحب اس کشمکش میں تھے فرماتے ہیں کہ:

”خواجہ صاحب مرحوم مسجد سے پبلک لیکچر کا کام نہیں لیتے تھے اور صرف خاص لوگوں کو بلا کر تبلیغ کرتے تھے اور اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ ہجوم کر کے ہمارے اوپر حملہ نہ کر دیں۔خواجہ صاحب کے اس وہم سے مجھے حیرت ہوتی تھی۔دوسرا مجھے وہ مہمانوں سے ملنے بھی نہ دیتے تھے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو یہ ڈر تھا کہ میں لوگوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق ذکر کروں گا۔اور اس سے عام مسلمان روپیہ پیسہ مدد دینی ترک کر دیں گے۔اور غالباً مسجد بھی چھن جائے گی۔مجھے ان امورات سے سخت گھبراہٹ ہوتی تھی اور میں نے اپنی طبیعت کے خلاف ایک سخت بے قاعدگی کی۔وہ یہ کہ خواجہ صاحب کے علم اور اجازت کے بغیر ایک پوسٹر چھپوا کر تمام ووکنگ میں تقسیم کر دیا۔کہ آئندہ اتوار کی صبح کو ووکنگ مسجد میں اسلام کی خوبیوں پر لیکچر ہو گا۔اور ہر خاص و عوام کو دعوت ہے کہ مسجد میں وقت مقررہ پر آ کر لیکچر سے مستفید ہوں۔تقسیم کرنے کے علاوہ میں نے بعض مقررہ جگہ پر پوسٹر چسپاں بھی کر دیا۔اور بقیہ پوسٹر مشن ہاؤس میں آ کر خواجہ صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔

خواجہ صاحب ان پوسٹروں کو پڑھ کر سخت گھبرائے اور مجھے کہا کہ ان کو شائع مت کرو۔میں نے کہا یہ تو اب شائع ہو چکا ہے۔اور تمام شہر میں تشہیر ہو چکا ہے۔آئندہ کے لئے آپ بند کر دیں۔لیکن یہ لیکچر ضرور ہو گا۔اور عیسائیوں کے سامنے اسلام کی خوبیوں پر لیکچر دینے کا کوئی نقصان جو ہو گا میں بھر لوں گا۔آپ تکلیف نہ کریں یا اس وقت آپ کہیں تشریف لے جائیں۔خواجہ صاحب دل سے سمجھتے تھے کہ بلوہ ضرور ہو جائے گا۔اس لئے انہوں نے ایک وکیل بلایا۔انہوں نے اور بھی ڈرایا۔مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں نے شرارت سے ایسا کیا۔واللہ،درحقیقت کوئی خطرہ نہیں تھا۔تاہم خواجہ صاحب ان باتوں میں آ کر نڈھال ہو گئے۔اور کمر درد کے دورہ سے جو ان کو وقتاً فوقتاً ہوا کرتا تھا۔صاحب فراش ہو گئے۔اتوار آیا مسجد لوگوں سے بھر گئی اور بعض پادری صاحب بھی آئے۔ایک آسٹریلیا کا مسلمان لنڈن آ گیا۔میں نے پینتالیس 45 منٹ کے قریب تقریر کی۔بعد میں حاضرین کو سوال کرنے کی اجازت دی۔پادریوں نے چند سوالات کیے۔میں نے ان کا جواب دے دیا۔اس کے بعد حاضرین میں سے نومسلم آسٹریلین کھڑا ہوا اور کہا کہ میں اسٹیج پر آ کر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔میں مسجد میں اکیلا تھا۔میں نے خیال کیا کہ شاید یہ شخص شرارت کرے اور خواجہ صاحب کی بات پوری ہو جائے۔آخر میری طبیعت نے یہی فیصلہ کیا کہ اسے آنے دیا جائے۔وہ صاحب اسٹیج پر آئے۔اور انہوں نے اسلام پر ایک پر جوش تقریر کی۔اس کے بعد حاضرین میں سے بعض لوگوں نے کھڑے ہو کر حسب دستور میرا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم مشکور ہوں گے اگر اس قسم کے لیکچر ہفتہ واری جاری کر دئے جاویں وہ لوگ سلسلہ کے متعلق علم حاصل کرنے کے لئے بہت شائق تھے۔میں نے ان لوگوں سے اس بات کا وعدہ کیا۔اور خواجہ صاحب کو جا کر ساری روئیداد عرض کر دی۔خواجہ صاحب بہت خوش ہوئے۔کمر درد غالباً اسی وقت کافور ہو گیا۔اور بے ساختہ کہنے لگے کہ آئندہ اتوار کو میں خود لیکچر دوں گا۔

(الحکم خلافت نمبر دسمبر 1937ء، صفحہ 11-12)

ایک اور بزرگ صحابی حضرت منشی ظفر احمد کپور تھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے ، جماعت احمدیہ حقہ اسلامیہ کے اول المکفرین محمد حسین بٹالوی جو اپنے مشن میں پیش پیش رہتے تھے، سے ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں۔ چنانچہ بٹالوی صاحب کے تعلق سے حضرت منشی صاحب کا واقعہ ان کے فرزند حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈوکیٹ مرحوم فرماتے ہیں کہ:

”حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) صاحب دہلی تشریف لے جارہے تھے۔ امرتسر کے اسٹیشن پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پائے گئے۔ والد صاحب (یعنی حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ محمد حسین صاحب بھی یہاں ہیں۔ حضور نے فرمایا انہیں ہماری اطلاع دو۔ محمد حسین سے والد صاحب کا پرانا تعلق تھا۔ آپ جو اسے ملے تو اس نے مزاحیہ انداز میں کہا، او کپورتھلوی تم ابھی بھی گمراہی نہیں چھوڑتے۔

والد صاحب: حضرت صاحب دہلی تشریف لے جارہے ہیں۔

محمد حسین: پھر مجھے اس سے کیا؟

والد صاحب: پھر آپ کا کام وہاں کون کرے گا۔

یہ ایک بڑا طنزیہ اشارہ تھا جس پر محمد حسین صاحب نے والد کو بے تکلفانہ برا بھلا کہنا شروع کیا اور پھر کہا۔

محمد حسین: میں نے مرزا صاحب کی تردید میں ایک بڑا پر زور مضمون لکھا تھا۔ آپ کو سناتا مگر اتفاق ایسا ہوا کہ جس بیگ میں وہ مضمون تھا وہ گم ہو گیا ہے۔

والد صاحب: تو کیا آپ اب بھی ایمان نہیں لاتے؟

محمد حسین: اچھا تو یہ بھی مرزا صاحب کی کرامت ہوئی؟

والد صاحب: تو اور کیا کرامت کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

محمد حسین: تو کیا میں پھر وہ مضمون نہیں لکھ سکتا؟

والد صاحب: تو کیا خدا اسے پھر گم نہیں کر سکتا؟

(اصحاب احمدؑ، جلد چہارم، صفحہ 23۔24 مطبوعہ قادیان 1991)

ایک اور واقعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب بزرگ کا ہے۔ ان کا نام پیراں دتا تھا۔ وہ ان پڑھ تھے اور حضرت اقدس کے خادم تھے۔ ان کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”جس رنگ میں دشمن چلتا ہے اسی رنگ میں ناکام کرنے کے لئے خدا تعالیٰ احمدیوں کو سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ ظاہری علوم سے بالکل ناواقف احمدی ایسے ایسے لطیف جواب دیتے ہیں کہ مخالف کے لئے خاموش ہوئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کا ایک خادم پیراں دتا ہوا کرتا تھا۔ بہت معمولی سمجھ کا انسان تھا مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس رہنے کا اس پر ایسا اثر تھا کہ ایک دفعہ بٹالہ تار لے کر گیا۔ اس زمانہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی لوگوں کو قادیان آنے سے روکا کرتے تھے۔ پیراں دتا کو جو انہوں نے دیکھا تو اسے پکڑ لیا اور کہنے لگے۔ تو کہاں چلا گیا۔ وہاں کیا رکھا ہے۔ تمہیں وہاں نہیں رہنا چاہئے۔ اس رنگ میں بہت کچھ کہا اس نے کہا میں پڑھا لکھا تو ہوں نہیں۔ اور نہیں جانتا کہ کیا بات ہے لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے گھر بیٹھے رہتے ہیں مگر دور دور سے لوگ آتے اور ریکوں کے دھکے کھا کھا کر ان کے پاس پہنچتے ہیں۔ اور تم یہاں دوڑے پھرتے ہو۔ مگر کوئی تمہیں پوچھتا تک نہیں۔“

(فضائل القرآن، صفحہ 280، مطبوعہ ربوہ 1963)

یہ ہیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کے اندر دعوت الی اللہ کا غیر معمولی جذبہ سرایت کر گیا تھا اور اسی کی برکت سے وہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو جذب کرتے تھے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

(درثمین)

بقیہ از بنیادی مسائل کے جوابات

پھر اس تہوار کے موقع پر تفریح کے نام پر بچے لوگوں کے گھروں میں فقیروں کی طرح جو مانگتے پھرتے ہیں وہ بھی ایک احمدی بچہ کے وقار کے خلاف ہے۔ ایک احمدی کا اپنا ایک وقار ہوتا ہے اور اس وقار کو ہمیں بچپن سے ہی بچوں کے ذہنوں میں قائم کرنا چاہئے۔ ان باتوں کے علاوہ بھی اس رسم کے اور بہت سے معاشرتی بد اثرات نئی نسل پر ہو رہے ہیں۔

پس Halloween کی رسم میں کسی احمدی کو شامل ہونے کی اجازت نہیں، چاہے بھوت، چڑیل بنناہو یا پری بننا ہو، کیونکہ یہ رسم ایک غلط اور مشرکانہ عقیدہ پر مبنی ہے۔

(بنیادی مسائل کے جوابات قسط 31۔ روزنامہ الفضل لندن آن لائن لندن۔ 9؍ستمبر 2022ء)

اعلان شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 25 جون 2022ء کو مکرم علی گوہر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب آف وینکوور کی تقریب رخصتی ہمراہ محترمہ صوفیہ راجپوت صاحبہ بنت عمران راجپوت صاحب آف کیلگری منعقد ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

بعد ازاں دعوت ولیمہ کی تقریب مورخہ 28 جون 2022ء کو وینکوور میں عمل میں آئی۔ ان دونوں تقریبات میں دور و نزدیک سے بہت محبت سے بکثرت تشریف لائے ہوئے رشتہ داروں اور عزیزوں نے شرکت فرمائی۔ تقریب ولیمہ کے موقع پر مکرم مولانا چوہدری ہادی علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مکرم علی گوہر احمد صاحب مکرم میجر بشیر احمد صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر علی گوہر بسرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف بسرا واں انڈیا کے پڑپوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔

حیا دار لباس یا فیشن کی اندھا دھند تقلید؟

محترمہ عائشہ چودھری صاحبہ۔ جرمنی

جب سے انسان نے شعور سنبھالا اس نے اپنے لباس کی طرف بھی توجہ دینی شروع کی۔ ابتدا میں وہ اپنے جسم کو بڑے بڑے پتوں سے ڈھانپنے لگا اور آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے آج کا انسان مختلف ریشوں، دھاگوں، چمڑے سے بنے ہوئے لباس کو استعمال کر رہا ہے۔ لباس نہ صرف جسم کو ڈھانپتا ہے بلکہ اسے سردی، گرمی اور موسمی تغیرات سے بھی بچاتا ہے۔ انسان اپنی ضرورت کے مطابق اپنے لباس کا انتخاب کرتا ہے۔ آج کل پارچہ جات کی ایک مکمل انڈسٹری ہے جو آئے دن نت نئے فیشن کے لباس تیار کرتی ہے اور لوگ اس فیشن کی اندھا دھند تقلید کرتے نظر آتے ہیں۔ اس تقلید میں کسی بھی مذہب، قوم سے تعلق رکھنے والے بچے، خواتین اور مرد شامل ہیں۔ ایک مسلمان اور ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ ضرور سوچنا چاہیے کہ ہمارا لباس اور ہمارا فیشن کس حد تک اسلام کے تابع ہے۔ اسلام ایک کامل مذہب ہے اور اس میں انسانی زندگی کی ہر ضرورت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ہمارے سامنے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رول ماڈل ہیں۔ آپؐ کی بیان کردہ احادیث ہمیں زندگی کے فیشن کے بارے میں بتاتی ہیں اور ہمیں پتا چلتا ہے کہ کیا چیز، کیا عمل، کیا اوڑھنا پہننا ہمارے لیے بہتر ہے۔ چونکہ خواتین میں خدا تعالیٰ نے بننے سنورنے کی ایک حس رکھی ہے تو وہ اپنے اس شوق کو پورا کرنے کے لیے ہر قسم کا فیشن اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ خاص طور پر آج کل جو فیشن یورپ میں مشہور ہو اس کو اپنانے سے گریز نہیں کرتیں۔ لیکن ایک حدیث جو یقیناً سب نے پڑھی ہو گی جو کہ فیشن کے پیچھے بھاگنے والوں کے لیے ہی ہے، کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے کہ

''جو بھی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہے۔'' (یعنی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں)

(سنن ابو داؤد)

بعض اوقات خواتین مردوں کی طرح لباس زیب تن کیے ہوتی ہیں اور مرد خواتین کی طرح سرخی پاؤڈر لگائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور مردوں میں یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ وہ بھی ہلکا ہلکا سا میک اَپ کرنے لگ گئے ہیں، اپنی Eyebrows وغیرہ بھی بنواتے ہیں۔ یہ سراسر اسلام کے منافی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔''

(صحیح بخاری)

آج کی مسلمان عورت بھی فیشن کی تقلید میں یورپ کے پیچھے چل پڑی ہے، وہ بھول گئی ہے کہ اس کا مذہب اس کو لباس کے بارے میں کیا ہدایت دیتا ہے۔ اس کے لئے پردہ کا کیا حکم ہے۔ اس کا لباس بھی مغربی خواتین کی طرح چھوٹا اور باریک ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا۔ ایک وہ جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکدار چال چلتی ہیں، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں۔ بختی اونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہو گی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور سے آسکتی ہے۔''

(صحیح مسلم کتاب اللباس باب النساء الکاسیات العاریات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیے ویسے ہی ظاہر میں بھی دکھلانا چاہیے...جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع و اطوار، حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے... کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم ایڈیشن 1984ء صفحہ 387)

اسلام عورت کو صاف ستھرا اور باحیا لباس پہننے سے منع نہیں کرتا۔ اپنے خاوند کے لئے بننے سنورنے سے بھی منع نہیں کرتا۔ لیکن آج کے دور میں جو فیشن کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے وہ آہستہ آہستہ تباہی کے دہانے تک لے جا رہی ہے۔ اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔ پیسہ کمانے کی دھن ہے۔ اسی لیے عائلی مسائل بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ میاں بیوی بچے سب دن رات کام کر کر کے مہنگے سے مہنگا جوڑا، گاڑی، گھر وغیرہ خریدنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر اس کو فخر سے سب کے سامنے پیش بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان کو دیکھ کر جو صاحب حیثیت نہیں ہیں ان کے دل میں بھی خواہش ابھرتی ہے اور وہ اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے ہر طرح کے غلط کام کرنے لگ جاتے ہیں اور ان کا مقصد صرف پیسے کا حصول ہوتا ہے چاہے وہ کسی بھی طریقے سے ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اب دیکھیں آج کل بھی شادی بیاہوں میں صرف ایک دو دفعہ پہننے کے لئے دلہن کے لئے یا دولہا کے لئے بھی اور رشتہ داروں کے لئے بھی کتنے مہنگے جوڑے بنوائے جاتے ہیں جو ہزاروں میں بلکہ لاکھوں میں چلے جاتے ہیں۔صرف دکھانے کے لئے کہ ہمارے جہیز میں اتنے مہنگے مہنگے جوڑے ہیں یا اتنے قیمتی جوڑے ہیں یا ہم نے اتنا قیمتی جوڑا پہنا ہوا ہے۔صرف فخر اور دکھاوا ہوتا ہے۔کیونکہ پہلے تو یہ ہوتا تھا پرانے زمانے میں کہ قیمتی جوڑا ہے تو آئندہ وہ کام بھی آجاتا تھا۔ کام سُچا ہوتا تھا اچھا ہوتا تھا پھر اب تو وہ بھی نہیں رہا کہ جو اگلی نسلوں میں یا اگلے بچوں کے کام آجائیں۔ایسے کپڑے یونہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ضائع ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر فیشن کے پیچھے چل کر دکھاوے اور فخر کے اظہار کی رو میں بہہ کر قرآن کریم کے اس حکم کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں کہ اپنی زینتوں کو چھپاؤ۔ فیشن میں بس ایسے ایسے عریاں قسم کے لباس سل رہے ہوتے ہیں۔ کسی کو کوئی خیال ہی نہیں ہوتا۔تو احمدی بچوں اور احمدی خواتین کو ایسے لباسوں سے جن سے ننگ ظاہر ہو رہا ہو پرہیز کرنا چاہیے اور پھر فخر کے لئے لباس پہنیں گے تو دوسری برائیاں بھی جنم لیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بچی ہر احمدی عورت کو ایمان کی پوشاک ہی پہنائے اور دنیاوی لباس جو دکھاوے کے لباس ہیں ان سے بچائے رکھے۔اسی طرح مرد بھی اگر دکھاوے کے طور پر کپڑے پہنتے ہیں، لباس پہن رہے ہیں تو وہ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔صاف ستھرا اچھا لباس پہننا منع نہیں۔اس سوچ کے ساتھ یہ لباس پہننا منع ہے کہ اس میں فخر کا اظہار ہوتا ہو اور وہ دکھاوا ہوتا ہو۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 9-8 مطبوعہ 2005ء)

یاد رکھیں کہ سب سے بہترین لباس تقویٰ کا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ

(سورۃ الاعراف 27:7)

یعنی تقویٰ کا لباس سب سے زیادہ بہتر ہے۔اپنے روحانی حسن کو بڑھائیں، ظاہری بناؤ سنگھار میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کریں جن کا حسن آپ کے چہرے کو، آپ کے جسم کو اور خوبصورت بنادے گا۔تقویٰ کے لباس کا فیشن کبھی تبدیل نہیں ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

''ہر کام کے لیے ایک لباس ہے۔گھوڑے کی سواری کا لباس ہے۔ایک سو گز کی دوڑ کا لباس ہے۔ مسجد میں آنے کا لباس ہے۔گھر کا بھی ایک لباس ہے لیکن ایک لباس مسلمان کا ہے اور مسلمان کا لباس ہے لباس التقویٰ۔اور ایک مسلمان کی ساری بھلائی اسی لباس میں ہے... لیکن ایک ایسا لباس ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور وہ تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی تقویٰ کا لباس اوڑھا ہوا ہے اور اس سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں اور کبھی شیطان کا دامن اپنے گرد لپیٹ لیا اور ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا ہے۔''

(مشعل راہ جلد دوم، مطبوعہ 2006ء انڈیا، صفحہ 280)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ

''بعض لوگ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اس بات کو نہیں سمجھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی فیشن میں ہے۔ حالانکہ فیشن میں کوئی زندگی نہیں۔ اصل زندگی تو اُس فیشن میں ہے جو دین کا فیشن ہے۔اس میں نہیں ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ یہ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ پس زندگی کا فیشن تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں گے نہ کہ کسی اور سے۔''

(خطبات طاہر جلد اول، صفحہ 367، مطبوعہ 2007ء بھارت)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ 2006ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''پس ہر احمدی عورت ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھے کہ لہو ولعب، فیشن پرستی اور دنیاداری کے پیچھے نہیں چلنا بلکہ دائمی جنت کا وارث بننے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اس کی عبادت کرنی ہے اور شیطانی حملوں سے بچنے کے لئے بہت دعا کرنی ہے۔

ہر احمدی عورت کا ایک تقدس ہے اس لئے کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدس پر حرف آتا ہو۔بلکہ اپنی زندگیوں میں پاک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کریں۔اللہ نے پردہ کا حکم دیا ہے اس کی پابندی کریں۔ اللہ کے کسی حکم کو کم اہمیت کا حکم نہ سمجھیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 2/ اگست 2006ء)

آیئے ہم سب وہ فیشن اختیار کریں جس کی تعلیم ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ جو دائمی ہے اور ہمیں خدا کا پیارا بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کلام امام الزماں علیہ الصلاۃ والسلام

مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 58)

ایک علمی اور تحقیقی مختصر مقالہ

کیلنڈر کی آپ بیتی

محترمہ نبیلہ رفیق صاحبہ، ناروے

جوں جوں انسانی عقل نے ترقی کی، اپنی ضرورت اور سمجھ کے مطابق زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لئے نئی سے نئی ایجادات وجود میں آتی رہیں۔ ایسی ہی ایجادات میں ایک کیلنڈر بھی ہے۔ جو دنیاوی اور مذہبی ہر دو نظاموں کی ضروریات کا ایک اہم حصہ ہے۔

دن رات کے اوقات اور مہ وسال دُنیا کے ہر مذہب میں ایک مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ آج دُنیا میں جو کیلنڈر استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کا وجود پہلے زمانے کے بہت سے کیلنڈروں کی مدد سے ڈھالا گیا ہے۔ گویا یہ ایک لمبے مرحلے اور بہت سے مدارج سے گزر کر موجودہ ترقی یافتہ شکل کو پہنچا۔

اس ایک کیلنڈر کے علاوہ بھی بہت سے کیلنڈر ہیں جو مختلف مذاہب والے اپنی مذہبی اور تاریخی ضروریات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کے ہر ایک کیلنڈر کا دائرہ اس کے اپنے مسلک اور ماحول تک ہی رہتا ہے۔

تقریباً ہر قسم کے کیلنڈر کی بنیاد چاند اور سورج کے طلوع و غروب ہونے کے اوقات پر ہے۔ اس وقت دُنیا میں تین قسم کے کیلنڈر ہیں جو عالمی سطح پر استعمال میں ہیں:

1. قمری کیلنڈر
2. شمسی کیلنڈر
3. شمسی وقمری کیلنڈر

قمری کیلنڈر

کیلنڈر کی یہ قسم سب سے قدیم تصور کی جاتی ہے۔ اس کے مہینے کی لمبائی ایک چاند کے پہلے دن کے طلوع ہونے سے دوسرے چاند کے پہلے دن تک ہوتی ہے۔ اس میں مذہبی تہواروں کے دن اور اوقات چاند کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

شمسی کیلنڈر

اس کیلنڈر میں چاند کے بڑھنے یا گھٹنے کا عمل دخل نہیں ہوتا اور اس میں تین سو پینسٹھ اعشاریہ پچیس دن ہوتے ہیں۔ یہ مغرب اور عیسائی دُنیا کا کیلنڈر کہلاتا ہے۔ اس میں مذہبی دن اور تہوار ہمیشہ سے مخصوص اوقات پر منائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں Easter اور Pinse کے تہوار اسرائیلی روایات کے مطابق منائے جاتے ہیں۔

شمسی وقمری کیلنڈر

یہ کیلنڈر چاند کے ساتھ منسلک ہو کر سال کے مختلف اوقات متعین کرتا ہے۔ اس میں مذہبی تہوار اور دن ہمیشہ مخصوص اور متعین تاریخوں اور مہینوں میں منائے جاتے ہیں۔ اس کیلنڈر میں اکثر مخصوص دن محض مذہبی ربط سے ہی بندھے نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اوقات بعض خاص تہواروں کی خصوصیت اور انفرادیت کی ایک خاص وجہ بن جاتے ہیں۔ یعنی سال کے مختلف اوقات اور تہوار آپس میں ایسے لازم وملزوم بن جاتے ہیں کہ ایک دوسرے کو ایک ہی نام سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً ہندوؤں کی دیوالی یہودیوں کی Chanukka عیسائیوں کا کرسمس وغیرہ وغیرہ۔

کیلنڈروں کے اصول وضوابط اور طریقِ کار

رومن کیلنڈر

رومن تہذیب دُنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک تہذیب ہے۔ پہلا کیلنڈر جو ان کے ہاں تیار کیا گیا۔ اس میں مہینے کے پہلے دن کو Kalendra کہا جاتا تھا۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے آواز دینا، واضح کرنا یا جان پہچان کرنا۔

قدیم رومی کیلنڈر دس مہینوں پر مشتمل تھا، یہ قمری کیلنڈر تھا اور اسکے ایک سال میں 295 دن شمار کئے جاتے تھے۔ سال کا پہلا مہینہ مارچ تھا، ساتویں آٹھویں نویں اور دسویں مہینے کا ماخذ لاطینی تھا بعد میں گیارھویں اور بارھویں مہینے کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔

قدیم رومن تہذیب میں یہ دستور تھا کہ ہر چاند کی پہلی تاریخ کو نئے مہینے کی پہلی تاریخ کا اعلان کیا جاتا تھا۔

جولین کیلنڈر

عالمی متعین اوقات سے چھیالیس سال پہلے کی بات ہے کہ ایک رومن بادشاہ جولیس سیزر نے قدیم رومی کیلنڈر میں اصلاح کی اُس نے قمری مہینوں کے انداز کو ترک کر کے شمسی انداز میں ترتیب دیا۔ جولیس سیزر کی اس ترتیب کے مطابق سال میں 365.25 دن ہوتے تھے۔ اور ہر چوتھا سال لیپ کا سال ہوتا تھا۔ اس تبدیلی سے پہلے والے کیلنڈر میں ایک مہینے کے دنوں کی تعداد 29-30 تھی، اور تبدیلی کے بعد جولیس سیزر والے کیلنڈر میں ایک ماہ کے دنوں کی تعداد 30-31 کر دی گئی۔ قدیم رومن کیلنڈر میں جولائی اور اگست کے مہینوں میں 30,30 دن تھے، مگر جولیس سیزر نے اپنے نام کے مہینے یعنی جولائی کو ممتاز کرنے کے لئے قدیمی سال کے آخری مہینے یعنی فروری سے ایک اور دن نکال کر اسے مستقل طور پر جولائی میں شامل کر لیا۔ جولیس سیزر نے اپنے نئے کیلنڈر میں ایک اور تبدیلی بھی کی کہ مارچ کے پہلے مہینے کو چھوڑ کر جنوری کو سال کا پہلا مہینہ قرار دیا۔ البتّہ مہینوں کے نام وہی رہنے دئے گئے۔ اس کیلنڈر کی رُو سے شہر روم کی بنیاد کا دن 753.04.20 قبل عالمی تعین اوقات بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب شاہِ آگسٹس تخت پر بیٹھا تو اس نے بھی فروری کے مہینے سے ایک دن لے کر اپنے نام کے مہینے یعنی اگست میں مستقلاً شامل کر لیا۔ اس طرح فروری کے پاس کُل 28 دن باقی رہ گئے۔ البتّہ لیپ کے سال میں فروری کا مہینہ 29 دن کا ہونا شروع ہو گیا۔

عیسائی کیلنڈر

اگرچہ عیسائی دُنیا عملی طور پر اصلاح شدہ رومی کیلنڈر یعنی جولیس سیزر کا کیلنڈر ہی استعمال کرتی ہے۔ مگر وقت کا حسابی آغاز روم کی بنیاد کے دن کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے دن سے کرتے ہیں۔ اس سلسلے کی دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن مہینہ اور سال کا صحیح تعین ابھی تک بھی نہیں ہوسکا۔

عیسائی کیلنڈر کا آغاز محض ایک متعین دن اور سال سے ہوتا ہے۔ اسے In the year of love کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں عیسائیوں نے قدیم اسرائیلی سات دنوں کا ہفتہ برقرار رکھا۔ مگر سبت کے دن کی بجائے رومی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اتوار کے دن کو تعطیل قرار دے کر مذہبی تقدس کا درجہ دے دیا۔

گریگورین کیلنڈر

اب مسئلہ یہ ہوا کہ جولین کیلنڈر بھی اپنی تعین اوقات کے لحاظ سے پورا نہیں ٹھہرتا تھا۔ ہر سال گزرے ہوئے وقت میں گیارہ منٹ اور چودہ سیکنڈ کا اضافہ ہوتا رہا۔ اس طرح ہر 128 سال کے بعد ''وقت'' پورا ایک دن آگے ہو جاتا اور 1582ء میں ''وقت'' رائج تاریخ سے دس دن آگے نکل گیا۔ پوپ گریگوری ہشتم نے جولیس کیلنڈر میں مزید اصلاح کی، وہ اس طرح کہ کیلنڈر میں سے دس دن کم کر دئے۔ یعنی 1582.10.04 کو 15.10.1582 قرار پائی۔ مگر لیپ کا سال اپنی جگہ پر برقرار رہا۔ اور صدی کا سال صرف وہی لیپ کا سال کہلاتا، جو چار کے بجائے چار سو پر تقسیم ہوتا ہو۔

دُنیا کے تمام ملکوں نے گریگورین اصلاح کو فوری طور پر اختیار نہیں کیا، بلکہ پہلے پہل صرف انہی ریاستوں نے اسے اختیار کیا جو رومن کیتھولک عقیدے کے حامل تھے۔ دیگر ممالک جو رومن پوپ سے منسلک نہیں تھے۔ یعنی قدیم یونانی اور پروٹسٹنٹ ممالک، اُنہوں نے اسے فوراً نہیں بلکہ کچھ پس و پیش کے بعد اختیار کیا۔

مغربی یورپ کے غیر کیتھولک ممالک نے سترویں اور اٹھارویں صدی اور مشرقی یورپ کے قدیمی یونانی آرتھوڈکس عقیدے کے حامل ملکوں نے تو بہت بعد میں جا کر اس کیلنڈر کو اپنے ممالک میں رائج کیا۔ ناروے میں اس کیلنڈر کا اجراء 1700ء میں ہوا اور اس وقت تک ان دونوں کیلنڈروں کا آپس کا فرق 13 دنوں کا ہو چکا تھا۔ یونان روس، سربیا اور رومانیہ نے اس کیلنڈر کا نظام اپنے ملک میں 19ویں صدی میں رائج کیا۔ مگر یہ لوگ مذہبی ایام جولیس کیلنڈر کے حساب سے ہی منایا کرتے تھے۔

مختصر یہ کہ ترمیم شدہ رومن کیلنڈر کو گریگورین کیلنڈر میں شامل کر دیا گیا۔ جو آج کی دُنیا میں عام استعمال میں ہے اس بین الاقوامی جاری شدہ کیلنڈر کے علاوہ اور بھی بہت سے کیلنڈر ایسے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ اور مسلک میں جاری ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

چینی کیلنڈر

دُنیا میں سب سے پرانا شمسی و قمری کیلنڈر چین سے منسوب کیا جاتا ہے۔ چودہ سو سال پہلے ان کے ہاں ایک سال بارہ مہینے کا ہوتا تھا۔ ہر مہینہ 29 یا 30 دنوں پر مشتمل ہوتا۔ اور ہر 245 سال کے بعد لیپ کا سال آتا تھا۔ اس کیلنڈر میں بھی مذہبی دن موسموں کے حساب سے آتے تھے۔ اس زمانہ میں لوگوں کے تہوار فصلوں کی کٹائی اور بوائی کے اوقات سے منسلک ہوتے تھے۔ سال کا آغاز موسمی سال کے دوسرے چاند کی پہلی تاریخ کو سردیوں کا سورج چڑھنے کے بعد ہوتا۔ ان کے کیلنڈر کا ایک سرکل 12 سال پر مشتمل ہوتا۔

ہر سال کا نام ایک جانور کے نام پر رکھا گیا کیونکہ جانوروں کی خصوصی عادات ان کے نزدیک ایک معنی رکھتی تھیں۔ کسی مخصوص نام کے جانور کے سال میں پیدا ہونے والے واقعات اور اس سال کے دوران پیدا ہونے والے لوگوں کی عادات و اطوار کی آپس میں مناسبت ہوتی تھی۔

ایرانی کیلنڈر

چونکہ ملکِ ایران میں قدیم سے زرتشتی مذہب رائج تھا۔ لہٰذا کیلنڈر بھی زرتشتی مذہب کے تحت ہی جاری تھا۔ جب مسلمانوں نے ایران فتح کیا تو ایرانی کیلنڈر میں اسلامی کیلنڈر کے تحت کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔ یعنی شمسی کے ساتھ قمری کیلنڈر کے کچھ اصول بھی شامل کر دئے گئے۔ لہٰذا قومی تہوار یعنی نوروز وغیرہ مغربی کیلنڈر کے تحت اور باقی اسلامی تہوار اسلامی کیلنڈر کے تحت مطابق منائے جاتے ہیں۔

بدھ کیلنڈر

اپنے آغاز میں بدھ مت نے ہندوؤں کا روائتی کیلنڈر استعمال میں رکھا۔ مگر جوں جوں بدھ لوگ دُنیا میں پھیلتے گئے انہوں نے دوسرے کیلنڈر بھی استعمال کرنا شروع کر دئے۔ بدھ مت کی تعلیم کا ایک مرکزی نکتہ یہ ہے کہ باہر کی دنیا میں ہر وہ چیز جو اچھی ہو مگر انکے عقائد سے نہ ٹکراتی ہو تسلیم کی جاتی ہے۔ اور پھر یہ ''اچھی بات'' ایک بدھ (Budhist) کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے۔ ان کے ہاں صرف نئے سال کے جشن کا تہوار ہی 13 اپریل کو منایا جاتا ہے، وگرنہ بدھ مت کے دوسرے تمام تہوار پورے چاند کی تاریخ کو منائے جاتے ہیں۔ ان کے کیلنڈر کے مطابق ایک ماہ میں چار دن مقدس کہلاتے ہیں۔ گویا ہر ہفتے میں ایک دن مقدس ہوتا ہے، اسے یہ لوگ روزے کا دن بھی کہتے ہیں۔

یہودی کیلنڈر

یہودی لوگ شمسی و قمری کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے ہاں مذہبی تہوار منانے کے لئے بھی شمسی و قمری اصول استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی مذہبی تہوار ہر سال مخصوص تاریخوں میں ہی منائے جاتے ہیں۔ اُنیس برسوں کے دوران ایک دفعہ ایک نیا مہینہ بنایا جاتا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل اعداد میں سے کسی ایک عدد والے سال کا بنتا ہے۔ یہ اعداد: 19، 17، 14، 11، 8، 6، 3 ہیں۔ نئے سال کا آغاز سال کے ساتویں چاند کی پہلی تاریخ کو ہوتا ہے، یہ مہینہ تشری کہلاتا ہے۔

اسلامی کیلنڈر

قمری نظام کے بارے میں قرآنی ارشاد ہے کہ

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ

(سورۃ التوبہ 36)

یقیناً اللہ کے نزدیک، جب سے اس نے آسمانوں

اور زمین کو پیدا کیا ہے، اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہی ہے۔ اُن میں سے چار حرمت والے ہیں۔

''ہجری کیلنڈر کے اعتبار سے غروب آفتاب سے نئی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔ اسلامی کیلنڈر کے مہینوں کے اسماء اور ترتیب عرب دنیا میں قدیم سے رائج ہے۔ احادیث شریفہ میں ان اسماء کا ذکر کئی اہم واقعات کے سلسلہ میں ملتا ہے۔...اگرچہ مہینوں کے یہی نام تھے جو قبل اسلام بھی عرب معاشرہ میں انہی ناموں کے ساتھ رائج تھے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب اسلامی حکومت دور دور تک پھیل گئی۔ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ جب کوفہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی۔ 'آپ کی طرف سے ہمیں جو احکامات ملتے ہیں ان خطوط پر تاریخ نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں حکم نامہ کی تاریخ کا وقت معلوم نہیں ہو پاتا۔ جس کی وجہ سے ان پر عمل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔'

اس پر حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام کی ایک کمیٹی ترتیب دی جو اسلامی کیلنڈر مرتب کرے۔ اس سلسلہ میں چند ایک تجاویز زیر غور آئیں۔ حضرت علیؓ کی پیش کردہ تجویز تھی کہ اسلامی کیلنڈر کا آغاز آنحضرت نبی کریم ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی ہجرت کے وقت سے شروع کی جائے۔ کیونکہ پہلی اسلامی مملکت ہجرت کے بعد ہی مدینہ میں قائم ہوئی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت علیؓ کی یہ تجویز پسند آئی اور اسی کی آپ نے منظوری عطا فرمائی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک دنیائے اسلام میں رائج ہے۔''

(روزنامہ الفضل آن لائن، لندن۔ یکم جنوری 2021ء)

احمدیہ کیلنڈر

تقویم ہجری شمسی کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1940ء میں جاری کیا تا یہ اسلامی کیلنڈر عیسوی کیلنڈر کی جگہ استعمال کیا جاسکے۔ اس کے مہینوں کے نام تاریخ اسلام کے مشہور واقعات سے ماخوذ ہیں جو درج ذیل ہیں۔ مضمون کی طوالت کے خوف کی وجہ سے ہم صرف موجودہ عالمی کیلنڈر کے مہینوں کے ناموں کے ساتھ نام لکھ رہے ہیں۔

1۔ صلح (جنوری)

2۔ تبلیغ (فروری)

3۔ امان (مارچ)

4۔ شہادت (اپریل)

5۔ ہجرت (مئی)

6۔ احسان (جون)

7۔ وفا (جولائی)

8۔ ظہور (اگست)

9۔ تبوک (ستمبر)

10۔ اخاء (اکتوبر)

11۔ نبوت (نومبر)

12۔ فتح (دسمبر)

اسلامی تاریخ اور حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے واقعات کو عالمی کیلنڈر کے مہینوں کے ناموں پر رکھنا جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمودؓ کا ایک سنہری کارنامہ ہے، اس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ اسلام اور آنحضور ﷺ کی زندگی کے واقعات کو کس قدر اہمیت دیتی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن، لندن۔ 30 ستمبر 2022ء)

تجھے سب ملے نئے سال میں

محترم محمد جمیل مرزا صاحب

رہے ہجر میں یا وصال میں
تُو رہے جیسے بھی حال میں
نہ آئے لغزش تیری چال میں
تُو رہے خدا کی ڈھال میں
جو ابھی ہو تیرے خیال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں

تیرے اپنے سارے قریب ہوں
اور محبتیں بھی نصیب ہوں
جو رقیب ہیں وہ حبیب ہوں
وہ امیر ہوں جو غریب ہوں
رہے تیرا ستارہ کمال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں

تیری سب دعائیں قبول ہوں
تُو نہ ہو تو سارے ملول ہوں
غم جو بھی آئیں فضول ہوں
نصیب خوشیوں کو طُول ہوں
تُو کبھی نہ آئے زوال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں

بڑے تیرے لیے بے چین ہوں
تیرے بچے قرۃ العین ہوں
جو خدا اور تیرے مابین ہوں
وہی تیرا نصب العین ہوں
تُو کبھی نہ آئے سوال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں

تجھے فکر بھی ہو نماز کا
انجام ہو تیرے ہر آغاز کا
تجھے چلے پتہ اس راز کا
قبول ہونا ہے اس آواز کا
جو ندا ہو سوز و ملال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں

تیرا ہاتھ دعا کو اٹھا کرے
تو میرے لئے بھی دعا کرے
جو چاہے تجھ کو ملا کرے
جا خدا تیرا بھی بھلا کرے
ہو ہر چاہت تیری فال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں

بریمپٹن احمدیہ پارک

نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

مارچ 2022ء میں بریمپٹن سٹی کونسل نے بریمپٹن کے وارڈ 6-2 میں موجود پارک جو پہلے Alloa Green Park کہلاتی تھی کا نام تبدیل کر کے جماعت احمدیہ کینیڈا کے حوالہ سے ”بریمپٹن احمدیہ پارک“ کی منظوری دے دی۔ یہ پارک بریمپٹن کی احمدیہ مسجد مبارک سے زیادہ دور نہیں۔ مسلم کمیونٹی کی اس تقریب کو یادگار بنانے کے لئے 27/ستمبر 2022ء کو شہر کے میئر His worship Patrick Brown پیٹرک براؤن نے سٹی کونسل کے عہدیداروں، فیڈرل اور صوبائی پارلیمنٹ کے ممبران کو اس خوبصورت اور تاریخی تقریب میں مدعو کیا۔ جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

Hon. Kamal Khera
Federal Minister Seniors

Sonia Sidhu
Member Parliament

Ruby Sahota
Member Parliament

Amarjot Sandhu
Member Provincial Parliament

Graham McGregor
Member Provincial Parliament

Micheal Palleschi
Regional Councillor

Rowena Santos
Regional Councillor

Paul Vicente
Councillor

Gurpeet Singh Dhillon
Councillor

نیز ان کے علاوہ بعض دیگر معززین کو بھی اس خوبصورت پارک میں مدعو کیا گیا۔ مقامی جماعت کے احباب و خواتین کے ساتھ بڑی تعداد میں ناصرات اور اطفال کی موجودگی اس تقریب کا نمایاں پہلو تھا۔ تقریب میں احمدی اور غیر احمدی احباب و خواتین کی حاضری 650 تھی۔ خزاں کی ہلکی ہلکی دھوپ نے موسم کو بہت حسین بنا رکھا تھا اور حاضرین کو موضوع بحث تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں تھی۔

تقریب کے آغاز میں بریمپٹن ویسٹ اور بریمپٹن ایسٹ کی جماعتوں کے لوکل امراء مکرم عبدالجبار ظفر صاحب اور مکرم زاہد مسعود صاحب نے مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا اور بعدہ سٹی کونسل کی انتظامیہ نے تقریب کا آغاز کیا۔

ریجنل کونسلر Rowena Santos نے تقریب کی میزبانی کرتے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ عزیزم تمہید چوہدری صاحب نے سورۃ الرحمٰن کی آیات نمبر 61 تا 70 کی تلاوت اور انگریزی / اردو ترجمہ پیش کیا۔

آنریبل میئر پیٹرک براؤن کا خطاب

آنریبل میئر نے موسم کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اِس خوبصورت پارک کا نام بریمپٹن احمدیہ پارک رکھنے کے لئے اِس سے زیادہ خوبصورت دن کیا ہو سکتا ہے۔ صوبائی اور فیڈرل نمائندگان کی موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایک بات تو طے ہے کہ پبلک سروس کے تمام طبقے جماعت احمدیہ کی اعلیٰ اقدار اور محبت بھرے جذبات کے معترف ہیں اور اِس جماعت کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ محترم ملک لال خاں صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی اس تقریب میں آمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امیر صاحب کی روابط

آنریبل میئر پیٹرک براؤن

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا خطاب فرما رہے ہیں

بڑھانے کے لئے غیر معمولی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہاں بیان کرنے کے لئے اِن کاوشوں کی ایک فہرست بنائی لیکن وہ اتنی طویل ہے کہ اُس کا بیان کرنا ممکن نہیں، میرا اِس جماعت سے تعلق پہلے پہل 2007ء میں ہوا جب میں ممبر پارلیمنٹ تھا، اور میں نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر خلوص ومحبت کو محسوس کیا ۔ جماعت احمدیہ کا نعرہ ”محبت سب کے لئے“ ..... انتہائی مناسب ہے ۔ 2010ء میں جماعت کا مزید تعارف حاصل کرنے کے لئے پاکستان کا دورہ کیا اور جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں گیا۔ میرے روابط اِس جماعت سے بڑھتے گئے اور میرے دل میں اُن کی قدر ومنزلت میں اضافہ ہوتا گیا۔ اُنہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ بریڈفورڈ شہر کی خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ وہاں اپنا نیا مرکز بنا رہی ہے کیونکہ بریڈفورڈ شہر کی آئندہ ترقی اِس میں مضمر ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی گراں قدر خدمات میں سے چند کا ذکر کیا اور بتایا کہ Run for Brampton کے تحت ایک لاکھ ڈالر جمع ہو چکا ہے اور اکتوبر میں یہ تقریب دوبارہ منعقد ہونے والی ہے۔ اِس کے علاوہ جماعت احمدیہ کی تمام ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے طور پر مختلف فلاحی کاموں کے لئے چندہ جمع کرتی رہتی ہیں، آپ نے اُن کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک لاکھ پاؤنڈ وزن کی خوراک اِن اداروں نے جمع کر کے ضرورت مندوں میں تقسیم کی، COVID-19 کے دوران 24 گھنٹہ جاری رہنے والی ہیلپ لائن (Help Line) کا اہتمام کیا، سودا سلف گھروں تک پہنچانے کا بندوبست سنبھالا۔ اِس کے علاوہ جماعت کے احباب مسجد مبارک بریمپٹن کے تمام یادگاری دِنوں کو بڑے زور شور سے مناتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جس جوش وخروش سے ملکی فلاح کے کاموں میں حصہ لیتی ہے یہ اُس کی چند مثالیں ہیں۔ یہ پارک اُن کے محبت بھرے جذبات اور احساسات کا ایک ادنیٰ سا اظہارِ تشکر ہے۔ اِس موقع پر آپ نے جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کا مختصر سا تعارف بھی پیش کیا۔ آپ کے اِس پُر جوش خطاب کے بعد بریمپٹن شہر کے ریجنل کونسلر Michael Palleschi نے مختصر خطاب کیا۔

محترم ملک لال خاں صاحب
نیشنل امیر کینیڈا کا خطاب

آپ نے فرمایا کہ یہ بڑے اعزاز اور خوشی کا موقع ہے کہ ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں ذاتی طور پر میئر پیٹرک براؤن، ریجنل کونسلر Michael Palleschi اور سٹی کونسل کا شکر گزار ہوں جن کے تعاون سے پارک کا نام تبدیل کر کے احمدیہ پارک رکھا گیا۔ پارک شہریوں کی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں خاندان اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور اپنی زندگیوں میں سے وقت نکال کر تفریح کے لئے اپنی فیملی کے ساتھ آتے ہیں اور ان کے بچے کھیلتے کودتے ہیں، بڑی خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔ یہ جان کر ہمیں بہت اطمینان ہوگا کہ اِس احمدیہ پارک میں بریمپٹن کی آبادی امن وسکون حاصل کرے گی۔ لہٰذا ہم بریمپٹن شہر کے اِس اعزاز پر بہت شکر گزار ہیں اور ممنون احسان بھی۔

آپ جانتے ہیں کہ بہت سے احمدی مسلمان اِس عظیم شہر کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں نے یہاں آنے سے پہلے اپنے ملک میں اِس کا خواب تک نہ دیکھا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ بریمپٹن کے تقریباً دس ہزار شہریوں کو یہ اعزاز دے کر آپ نے اِس کی اہمیت پر غور بھی کیا ہوگا۔ ایسے تمام شہریوں کی طرف سے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ ہم بریمپٹن

سامعین کا ایک منظر

(دائیں سے بائیں) محترمہ کمال کھیڑا صاحبہ ممبر پارلیمنٹ، محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا، محترمہ سونیا سدھو صاحبہ ممبر پارلیمنٹ، محترم آصف خان صاحب

کے دلفریب شہر کی ترقی میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔

آج کا دن بریمپٹن کے شہریوں اور احمدیہ مسلم جماعت کے درمیان دوستی کا ایک اور سنگ میل ثابت ہوگا۔ خطاب ختم کرنے سے پہلے آپ نے میئر پیٹرک براؤن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے بہت سے احمدی مسلمانوں کو بریمپٹن میں اور دنیا بھر میں قابل فخر احساس اور بہت خوشی عطا کی ہے۔ مجھے آپ کو اپنا دوست کہتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے اور یہ بات بھی مسرت کا باعث ہے کہ آپ دوبارہ میئر کے انتخاب کی دوڑ میں شامل ہیں۔

کوئین الزبتھ دوئم کی پلاٹینیم جوبلی کی یادگاری پن

اس موقع پر بریمپٹن نارتھ سے منتخب رکن پارلیمنٹ محترمہ روبی سہوتہ (Rubi Sahota) نے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو، ان کی گراں قدر خدمات کو سراہتے ہوئے کوئین الزبتھ دوئم کی پلاٹینیم جوبلی کی یادگاری پن پیش کی۔ جس پر محترم امیر صاحب نے ان کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔

یادگار خصوصی قلم

اس خصوصی تقریب کے پیش نظر جماعت احمدیہ بریمپٹن نے موقع کی مناسبت سے یادگار خصوصی قلم تیار کئے تھے جن پر ''لوائے احمدیت کا جھنڈا، احمدیہ پارک بریمپٹن، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' انگریزی زبان میں کندہ کیا ہوا تھا۔ یہ یادگار خصوصی قلم گفٹ بیگ میں شرکاء میں تقسیم کئے گئے۔ اس تحفہ کو دیکھ کر تمام حاضرین بہت خوش ہوئے۔

ظہرانہ سے تواضع

تقریب کے اختتام پر حاضرین کی Popeyes chiken, Soft Drinks اور بعض دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی جس سے بچے خاص طور پر بہت محظوظ ہوئے۔ شہر کی اس اہم تقریب کو تین مقامی ٹیلی ویژن کیمروں نے اپنے پروگراموں میں شامل کرنے کے لئے محفوظ کیا۔

یاد رہے کہ صوبہ اونٹاریو کی پہلی ''احمدیہ پارک'' کا افتتاح 10/ستمبر 2007ء کو مسجد بیت الاسلام سے ملحق میپل شہر میں اسی جوش و خروش سے ہوا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بریمپٹن احمدیہ پارک کو تبلیغ اسلام اور احمدیت کے فروغ اور زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کے لئے ایک مؤثر وسیلہ اور ذریعہ بنا دے۔ آمین!

سامعین کا ایک منظر

رپورٹ ہیومینٹی فرسٹ ڈنر

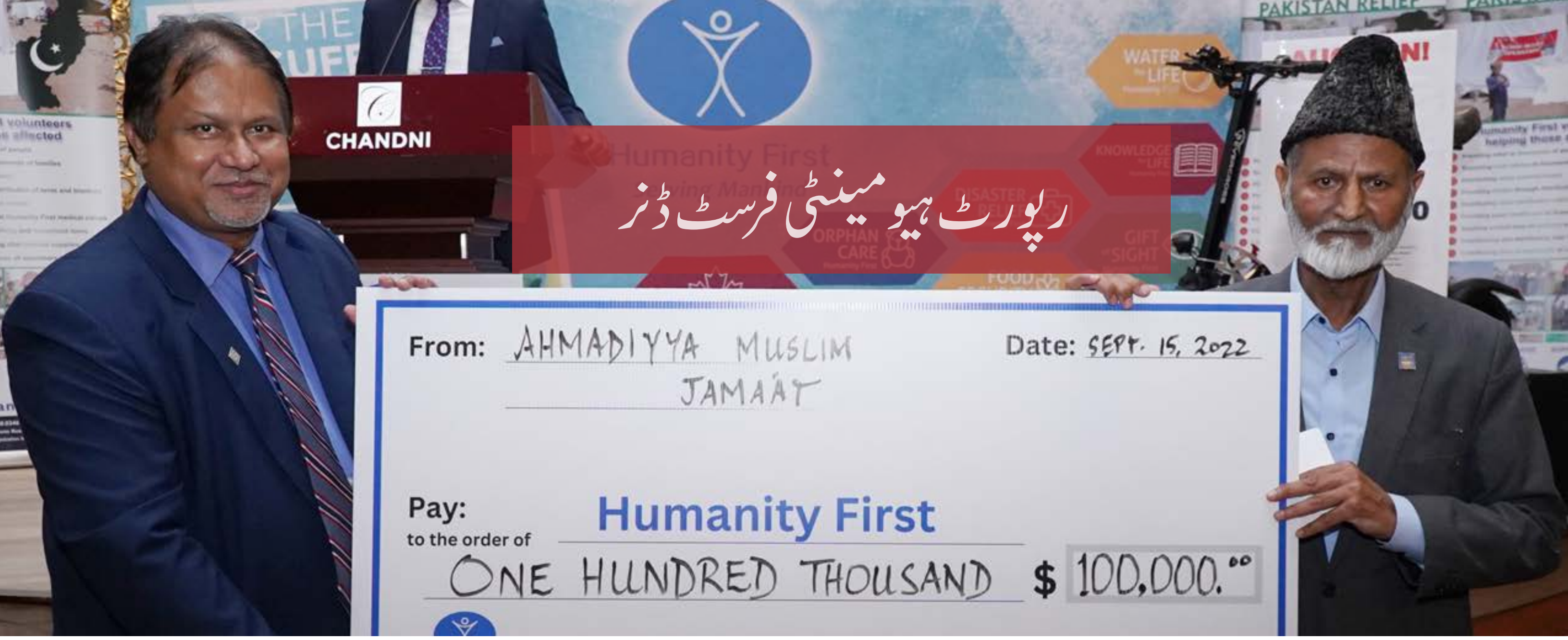

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا نے پاکستان میں آنے والے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی امداد کے لئے فنڈ جمع کرنے کی غرض سے ایک عشائیے کا انتظام کیا۔ یہ پروگرام بریمپٹن کے مشہور چاندنی بینکویٹ ہال میں مورخہ 15/ستمبر 2022ء بروز جمعرات شام ساڑھے چھ بجے ہوا۔

پروگرام کی تیاری

اس پروگرام کی تیاری کے لئے ہیومینٹی فرسٹ کے دفتر میں متعدد میٹنگز ہوئیں جن میں مختلف امور کی انجام دہی کے لئے ناظمین مقرر کئے گئے۔ دن اور وقت کا تعین کیا گیا۔ مقررہ دن تمام ناظمین اور رضا کاروں کو چند گھنٹے پہلے بلایا گیا تھا تا کہ تمام امور خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے جاسکیں۔

سٹیج و ہال کی سجاوٹ اور تیاری

بینکوٹ ہال کو مرد وخواتین کے لئے دوحصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر نو سو کرسیوں کے لئے نوے میزیں لگائی گئیں۔ مردوں کے لئے پانچ سو پچاس اور خواتین کے لئے تین سو پچاس کرسیاں لگائی گئیں۔ معزز مہمانوں اور ایک خاص معین کردہ رقم یا زیادہ عطیہ دینے والی کاروباری شخصیات کے لئے میزیں مخصوص کردی گئیں۔ ہال کو ہیومینٹی فرسٹ کے مختلف پروگرامز پر مشتمل بہت سے خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج کے پیچھے ہیومینٹی فرسٹ کا ایک بڑا بینر آویزاں کیا گیا تھا۔ اسی طرح مہمانوں کی معلومات کے لئے ہر میز پر تمام پروگرامز پر مشتمل ایک فلائر رکھا گیا۔ مہمانوں کی سہولت کے لئے دونوں ہالوں میں بڑی سکرین کے ٹی وی بھی لگائے گئے۔

پروگرام کا آغاز

پروگرام کے آغاز پر موڈریٹر مکرم مبشر خالد صاحب نے ملکہ برطانیہ کے فوت ہونے کے واقع پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کا اعلان کیا اور ایک تعزیتی قرار داد پیش کی۔ اس کے بعد انہوں نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس پروگرام میں شمولیت کی اور انسان دوستی کا عملی مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد مکرم عدنان مرزا صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم مبشر خالد صاحب نے مختصراً اس پروگرام کا تعارف کرایا۔

مکرم سہیل مبارک شرما صاحب کی تقریر

پروگرام کے تعارف کے بعد مکرم مبشر خالد صاحب نے مکرم سہیل مبارک شرما صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے بارہ میں تفصیلات بیان کرنے کے لئے بلایا۔

مکرم شرما صاحب نے تفصیل سے موجودہ سیلاب کی تباہ کاریوں کے بارہ میں بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ 2010ء میں آنے والے سیلاب کے موقع پر انہوں نے ذاتی طور پر متاثرہ علاقوں

مکرم عدنان مرزا صاحب

مکرم مبشر خالد صاحب

مکرم سہیل مبارک شرما صاحب

میں جاکر امدادی کام کیا۔لیکن اس دفعہ کی تباہی اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ملک کا ایک تہائی سے زائد حصہ ڈوبا ہوا ہے۔ یہ سیلاب سینکڑوں انسانوں،ہزاروں مویشیوں اور گھروں کو بہا کر لے گیا ہے۔ کھڑی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔رابطے منقطع ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے دور دراز علاقوں تک امداد پہنچانا مشکل ہو گیا ہے۔سیلاب کے نتیجے میں اب بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ایسے موقع پر مدد کے لئے ہیومینٹی فرسٹ آگے آئی ہے۔ہمیں چاہئے کہ دل کھول کر اس کی مدد کریں۔

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کی تقریر

مکرم شرما صاحب کی سیلاب سے متعلق معلوماتی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا نے پاکستان میں سیلاب سے متاثرین کی امداد کے بارہ میں تفصیلات بیان کیں۔انہوں نے بتایا کہ دنیا میں کہیں بھی اور کسی بھی جگہ کوئی آفت آئے یا تباہ کاری ہو،ہیومینٹی فرسٹ سب سے پہلے موقع پر پہنچنے والی تنظیموں میں سے ایک ہوتی ہے۔انہوں نے اس سلسلے میں کئی ملکوں کا نام لیا جہاں ہیومینٹی فرسٹ نے مثالی خدمات پیش کیں جنہیں وہاں کی حکومتوں نے بھی سراہا۔پاکستان میں آنے والے اس سیلاب کی اطلاع ملتے ہی ہیومینٹی فرسٹ نے فوراً متاثرہ علاقوں میں امدادی کام شروع کر دیا۔

اس وقت 28 ڈاکٹرز اور 900 سے زائد رضا کار روزانہ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں۔اور ضرورت مندوں کے گھروں میں جاکر ٹینٹ،خوراک،ادویات اور دوسری ضروری اشیاء پہنچا

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب

رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ تین مراحل میں مدد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔پہلے مرحلے میں فوری امداد،دوسرے مرحلے میں گھروں کی تعمیر اور تیسرے مرحلے میں زرعی زمین کی بحالی۔

انہوں نے اپیل کی کہ دل کھول کر عطیات دیں تا کہ مذکورہ تمام منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔

معزز مہمانان کرام کی تقاریر

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کی تقریر کے بعد جن معزز مہمانان کو اپنے خیالات کے اظہار کے لئے باری باری اسٹیج پر بلایا گیا ان میں وفاقی وزیر کمال کھیڑا،صوبائی وزرا اسٹیفن لیچے، کالید رشید،پربمیت سرکاریہ،شرمین ولیمز کے علاوہ بریمپٹن اور بریڈفورڈ کے میئر حضرات شامل ہیں۔

ان کے علاوہ چند اور ممبران پارلیمنٹ،مختلف قریبی شہروں کے ڈپٹی میئرز،ریجنل اور سٹی کونسلرز کو ان کے اپنے اور ہال میں موجود بہت سے ساتھیوں کی نمائندگی میں اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔

ان سب نے اپنے اپنے رنگ میں ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر کر کے اس کی دل کھول کر مدد کرنے کی اپیل کی۔مجموعی طور 40 منتخب اور سیاسی مہمانوں کے علاوہ 2 چرچوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ان مہمانوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

The Hon. Kamal Khera
Federal Minister of Seniors

The Hon. Stephen Lecce
Minister of Education for Ontario

Kaleed Rasheed
Minister of Public and Business Service Delivery for Ontario

Prabmeet Sarkaria
President of the Treasury Board of Ontario

Charmaine Williams
Associate Minister of Women's Social and Economic Opportunity of Ontario

Patrick Brown
Mayor of Brampton

The Hon. Sonia Sidhu
Member of Parliament

Philip Lawrence
Member of Parliament

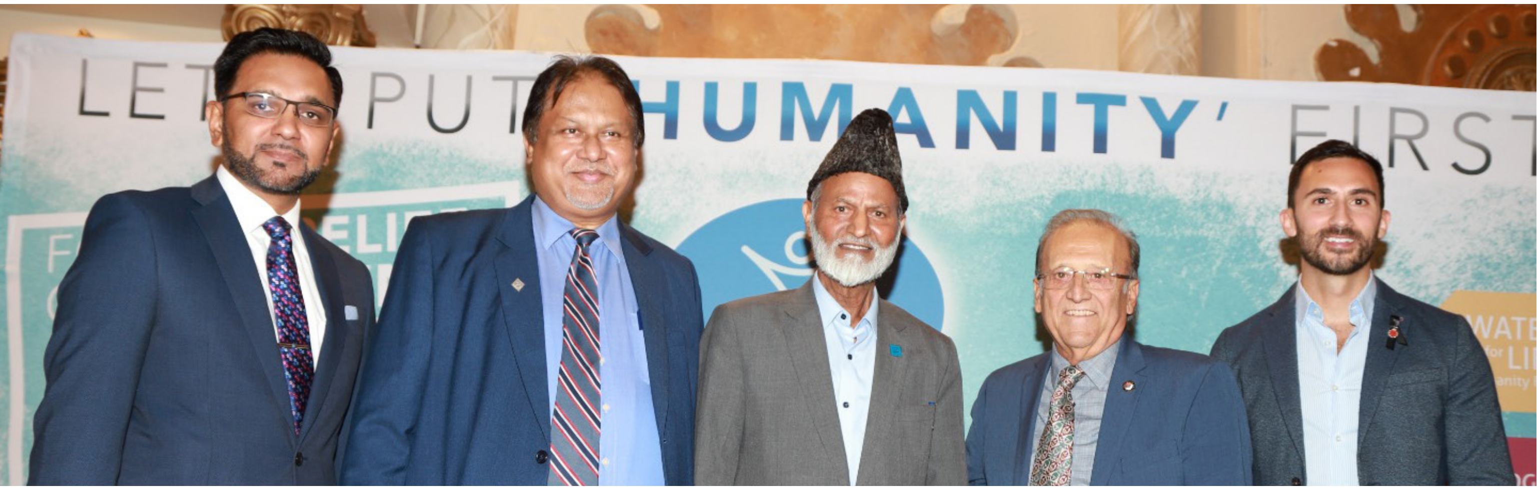

(دائیں سے بائیں) مکرم اسٹیفن لیچے صاحب، مکرم ماریو فیری صاحب، محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب، مکرم مبشر خالد صاحب

The Hon. Robert Oliphant
Member of Parliament

Rob Keffer
Mayor of Town of Bradford West Gwillimbury

Mario Ferri
Deputy Mayor City of Vaughan

Sandra Yeung Racco
Councillor City of Vaughan

Steven Del Duca
Former Minister of Transport for Ontario

Ron Chatha
Vice-Chair of Peel Police Service Board

Ravjot Chhatwal
Deputy Fire Chief Brampton

Karen Cilevitz
Councillor Richmond Hill

Paul Vicente
Regional Councillor for City of Brampton

Rowena Santos
Councilor at City of Brampton

Rev. Don Davidson
Christ Church-Anglican Church

Steve Dranitsaris
Christ Church-Anglican Church

Michael Palleschi
Regional Councillor City of Brampton

Amanda Collucci
Councillor, City of Markham

Jeff Bowman
Councillor, City of Brampton

Raj Sandhu
Councillor, City of Bradford West Gwillimbury

Rossana Defrancesca
Councillor, City of Vaughan

Nick Pinto
Candidate Councillor, City of Vaughan

Amarjot Sandhu
PA to the Minister of Infrastructure

Deepak Anand
PA to the Minister of Labour, Immigration, Training and Skills Development

Effie Triantafilopoulos
PA to the Minister of Economic Development, Job Creation and Trade

Graham Mcgregor
PA to the Minister of Citizenship and Multiculturalism

Hardeep Singh Grewal
PA to the Minister of Transportation

Nina Tangri
Member of Provincial Parliament

Patrice Barnes
PA to the Minister of Education

Robin Martin
PA to the Minister of Health

Rudy Cuzzetto
PA to the President of the Treasury Board

Sheref Sabawy
PA to the Minister of Tourism, Culture and Sport

Vijay Thanigasalam
PA to the Minister of Infrastructure

Gaggan Gill
Friend & supporter of Humanity First

مکرم امیر صاحب کینیڈا کی تقریر

اس کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تقریر کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر بہت احسان ہیں۔ اس احسان کا بدلہ ہم اس کی مخلوق کی خدمت کر کے دے سکتے ہیں۔ اس سیلاب سے جو جانی نقصان ہوا ہے اور جو مالی نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ بھوکے اور بیمار بچوں کی تصویریں دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے بھی بچے ہیں اس لئے متاثرہ والدین کی تکلیف اور دکھ کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام لوگ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

عطیہ دہندگان کے لئے اظہارِ تشکر

اس کے بعد عطیہ دہندگان کے لئے اعتراف اظہارِ تشکر کے طور پر ان کو فرداً فرداً سٹیج پر بلایا گیا جہاں انہوں نے اپنے چیک پیش کئے اور تصاویر بنوائیں۔

نیلامی

آخر میں مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ نے خود بیٹری سے چلنے والے ایک اسکوٹر کی نیلامی کا اعلان کیا اور کہا کہ اس کی ابتدائی قیمت ایک ہزار ڈالر ہے۔ انہوں نے حاضرین کو اس پر بولی لگانے کی دعوت دی۔ اس بولی میں بہت سے لوگوں نے دلچسپی دکھائی اور بڑھ چڑھ کر بولی لگائی۔ آخر کار تین ہزار دو سو کی بولی لگانے والے نے یہ خوبصورت اور یادگاری اسکوٹر خرید لیا۔

دعا

آخر میں دعا کے ساتھ یہ پروگرام کامیابی سے اختتام پذیر ہوا اور اس کے بعد مہمانوں کو عشائیہ پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب)

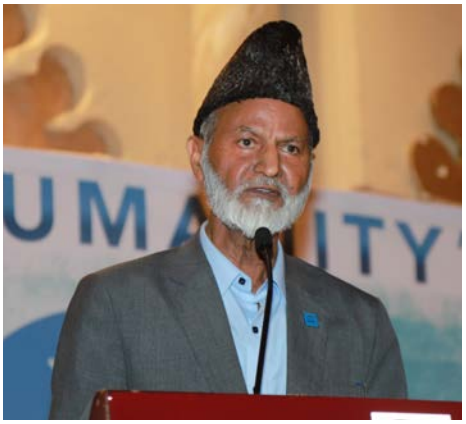

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا خطاب فرما رہے ہیں

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا اپنی رضا کاروں کی ٹیم کے ساتھ

ہیومینٹی فرسٹ کے سوونئیر سٹال

ہیومینٹی فرسٹ ڈنر کے مہمانوں کا ایک منظر

سال 2022ء کے دوران احمدیہ گزٹ کینیڈا میں شائع ہونے والے مضامین کی فہرست

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ نمبر
1	اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص	مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب	جنوری	12
2	البانیہ میں مسجد کی تعمیر	مکرم مولانا محمد زکریا خاں صاحب	جنوری	16
3	مکرم مولانا راجہ خورشید احمد منیر صاحب مربی سلسلہ	مکرم محمد امجد خان صاحب	جنوری	23
4	حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ایک غیر احمدی شاعر کا نذرانہ عقیدت	مکرم صہبا اختر صاحب	فروری	14
5	عالم اسلام اور خلافتِ احمدیہ	مکرم مولانا عبد الماجد طاہر صاحب	فروری	17
6	وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا	مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	فروری	21
7	مشعل راہ: از تحریرات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکرم پروفیسر سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب	فروری	26
8	میرا پیارا محبوب: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	فروری	28
9	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کنبہ۔ ایک وسوسہ کا جواب	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	مارچ	15
10	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے بارہ میں جاوید احمد غامدی صاحب کے کچھ نظریات کا تاریخی تجزیہ	مکرم ابو نائل صاحب	مارچ	18
11	خلافت سے محبت، اصلاح نفس کا ذریعہ	مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب	مارچ	21
12	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشقِ قرآن	مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب	مارچ	25
13	کیا صرف کتاب ہدایت دے سکتی ہے؟	مکرم انصر رضا صاحب	مارچ	28
14	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''ستارہ قیصریہ'' : ایک تعارف	مکرم ابو سلطان صاحب	مارچ	29
15	رمضان المبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے	مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب	اپریل	11
16	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عائلی زندگی	مکرم مولانا اخلاق احمد انجم صاحب	اپریل	16
17	رمضان المبارک کے فضائل اور تقویٰ میں بڑھنے کا ذریعہ	مکرم شین۔ الف۔ حمید صاحب	اپریل	20
18	رمضان شریف کے بابرکت ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک	مکرم خالد محمود نعیم صاحب	اپریل	21
19	تحدیث نعمت خلیفۂ وقت کی دعاؤں کا ثمر	محترمہ مدثرہ عباسی صاحبہ	اپریل	22
20	خلافت سے محبت اور اطاعت	مکرم امتیاز احمد سرا صاحب	اپریل	24

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ نمبر
21	انیق ناجی صاحب کی ویڈیو کے جواب میں	مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	اپریل	26
22	میرے تایا جان پیر زادہ سید منیر احمد شاہ صاحب مرحوم	مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب	اپریل	28
23	خلیفہ منتخب ہوتا ہے یا اسے اللہ تعالیٰ بناتا ہے؟	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	مئی	10
24	نظام خلافت کے استحکام کے چودہ (14) طریق	مکرم پروفیسر عبد السمیع خاں صاحب	مئی	17
25	خلافت کے سائے میں آنے والے غیر مبائعین صحابہ میں سے بعض کا تذکرہ	مکرم پروفیسر مصباح بلوچ صاحب	مئی	18
26	عہدِ بیعت کی اصل روح	مکرم ابو ولید صاحب	مئی	21
27	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا کے ایمان افروز واقعات		مئی	23
28	اطاعتِ امام میں معروف کی شرط کا مطلب اور حکمت	مکرم ڈاکٹر ایچ۔ ایم طارق صاحب	مئی	25
29	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے خصوصی پیغام		جون	12
30	مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے پیغام		جون	14
31	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے پیغام		جون	15
32	اطاعت رسول کیا ہے؟ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا	مکرم فرخ سلطان محمود صاحب	جون	16
33	وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ : قرآن کریم کی عظیم الشان پیش گوئی کا ظہور	مکرم فرحان حمزہ احمد قریشی صاحب	جون	20
34	احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	جون	24
35	احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ابتدائی ماہ وسال	مکرم محمد زکریا ورک صاحب	جون	29
36	ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی	مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب	جون	32
37	لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام	مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	جون	51
38	احمدیہ گزٹ کینیڈا کی چند یادیں اور چند تذکرے	مکرم شفیق اللہ صاحب	جون	52
39	احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر بعض پیغامات		جون، جولائی، اگست	53
40	مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی وفات پر مکرم وکیلِ اعلیٰ صاحب کا ایک تعزیتی خط		جولائی، اگست	13
41	عید الاضحیہ: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں	مکرم حبیب الرحمن زیروی صاحب	جولائی، اگست	14
42	مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مختصر ذکرِ خیر		جولائی، اگست	16
43	خلیفہ خدا کا نمائندہ ہوتا ہے جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں	مکرم مولانا حنیف احمد محمود صاحب	جولائی، اگست	20
44	کووڈ-19 کے حالات کے بعد مساجد کی رونق	مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب	جولائی، اگست	24

نمبرشمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ نمبر
45	میں ہوں صدائے قلب، محبت ہے میرا نام	مکرم احمد صفی راجپوت صاحب	جولائی،اگست	27
46	نماز جمعہ کی فضیلت	مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	ستمبر	10
47	رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر ایک اور حملہ اور اس کا جواب	مکرم محمد سلطان ظفرؔ صاحب	ستمبر	12
48	تحریکِ جدید۔ایک عظیم الشان منصوبہ	مکرم انصر رضا صاحب	ستمبر	14
49	سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے	محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ	ستمبر	17
50	احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر بعض پیغاماتِ تہنیت		ستمبر،اکتوبر	18
51	میری والدہ کا مختصر ذکرِ خیر	محترمہ امۃ النور راشدہ صاحبہ	ستمبر	20
52	جماعت احمدیہ کینیڈا کی 45ویں نیشنل مجلس شوریٰ 2022ء		ستمبر	21
53	خلافت، حصارِ عافیت اور ترقیات کی ضامن ہے	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	اکتوبر	12
54	شہدائے احمدیت۔صبر کا کوہِ وقار : سید طالع احمد شہید	مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	اکتوبر	19
55	تحریکِ جدید کی اہمیت اور اس کے ثمرات	مکرم مولانا محمد موسیٰ صاحب	اکتوبر	22
56	اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار	مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب مرحوم	اکتوبر	24
57	جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2022ء کی چند جھلکیاں	مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	اکتوبر، نومبر، دسمبر	
58	تحریک وقفِ جدید کی اہمیت اور اس کی برکات	مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب	نومبر	16
59	ربوہ کے بازار	مکرم قریشی عبد الحلیم سحرؔ صاحب ایم اے	نومبر	18
60	شہدائے احمدیت بہار اور چند ابتدائی مخلصین	مکرم محمد زکریا ورک صاحب	نومبر	22
61	ایک اعتراض کا جواب	مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	دسمبر	13
62	محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درود شریف	مکرم رانا نجیب اللہ ایازؔ صاحب	دسمبر	17
63	رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورِ جدید کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں	مکرم پروفیسر عبد السمیع خاں صاحب	دسمبر	22
64	مکرم چوہدری جاوید سمیع صاحب مرحوم کا مختصر ذکرِ خیر	مکرم اکبر مقبول احمد صاحب	دسمبر	24
65	احمدیہ گزٹ کینیڈا جوبلی مشاعرہ کی ایک خصوصی نشست	مکرم ناصر احمد وینس صاحب	دسمبر	31

اعلان برائے تقرری ممبران مجلس ادارت احمدیہ گزٹ کینیڈا

مکرم ومحترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے احمدیہ گزٹ کے لئے درج ذیل ممبران کی تقرری کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

1 مکرم فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ حصّہ انگریزی

2 مکرم حافظ مجیب احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ حصّہ انگریزی

3 مکرم محمد موسیٰ صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ حصّہ اردو

4 مکرمہ انوشہ منوّر صاحبہ تزئین وزیبائش احمدیہ گزٹ کینیڈا

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ سب ممبران کو احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطاء فرمائے۔

مدیرِ اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ

3/اکتوبر 2022ء کو محترمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ اہلیہ مکرم سمیع اللہ شیخ صاحب مرحوم حلقہ وڈبرج نارتھ جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 5/اکتوبر 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اگلے روز بارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا مختار احمد چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کی لمبا عرصہ صدر رہیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، ملنسار خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم مبشر احمد شیخ صاحب، مکرم مظفر احمد شیخ صاحب وان، تین بیٹیاں محترمہ فریال سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خاں صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا، محترمہ لبنیٰ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب پیس ویلج، ثنا سمیر صاحبہ اہلیہ مکرم سمیر الدین علی خان صاحب دوبئی، ایک بھائی مکرم بریگیڈیئر (ر) عبد الہادی صاحب پاکستان اور ایک ہمشیرہ محترمہ شاہدہ رشید صاحبہ امریکہ یاد گار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبد الرشید نسیم صاحب

14/اکتوبر 2022ء کو مکرم عبد الرشید نسیم صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 16/اکتوبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد میں پونے سات بجے مکرم عبد الجبار ظفر صاحب لوکل امیر بریمپٹن ویسٹ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اور بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عمیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور مہمان نواز تھے۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ تین بیٹے مکرم عبد الوہاب رشید، مکرم وسیم احمد رشید صاحب، مکرم نسیم احمد رشید صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ نازیہ رشید صاحبہ، محترمہ فوزیہ رشید صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، محترمہ شازیہ رشید صاحبہ سڈبری، ایک بھائی مکرم مظفر احمد صاحب پاکستان اور ایک ہمشیرہ محترمہ فریدہ سعید صاحبہ جرمنی یاد گار چھوڑی ہیں۔

محترمہ مبارکہ حمید صاحبہ

17/اکتوبر 2022ء کو محترمہ مبارکہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب ایڈمنٹن جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 23/اکتوبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، ملنسار خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹے مکرم ساجد رشید باجوہ صاحب ایڈمنٹن ویسٹ، مکرم خالد حمید باجوہ صاحب، مکرم غالب حمید باجوہ صاحب سوئٹزرلینڈ، مکرم طارق حمید باجوہ صاحب پاکستان اور دو بھائی مکرم خادم حسین وڑائچ صاحب، مکرم فدا حسین وڑائچ صاحب سوئٹزرلینڈ یاد گار چھوڑے ہیں۔

محترمہ سیدہ پروین ناہید داؤد صاحبہ

19/اکتوبر 2022ء کو محترمہ سیدہ پروین ناہید داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد داؤد صاحب حلقہ وان ساؤتھ جماعت 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 21/اکتوبر 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین، امریکہ سے آئے اعزاواقارب کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ اگلے روز 22/اکتوبر کو نیشنل قبرستان میں بارہ بجے تدفین ہوئی جس میں کثیر تعداد میں عزیزوں اور دوستوں نے شرکت کی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ رانچی بہار کے نامور وکیل سید محی الدین احمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ جو اپنے پیشہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ انہوں نے شیر کشمیر شیخ عبد اللہ کے مقدمہ کی پیروی کی اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ آپ نے قادیان دار الامان کی زمینوں کو کامیابی سے واگزار کروایا۔ آپ کی متعدد نظیریں سپریم کورٹ آف انڈیا میں موجود ہیں۔ آپ ایک نہایت کامیاب اور قابل وکیل تھے۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، ملنسار، ہمدرد و خیر خواہ، غریب پرور، صلہ رحمی اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، متوکل علی اللہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ نارتھ ناظم آباد کراچی اور لجنہ اماء اللہ سکاربرو کی صدر

رہیں۔ ہومینٹی فرسٹ کے لئے مثالی قربانیاں پیش کرتی تھیں۔ ان کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیئرمین ہومینٹی فرسٹ کینیڈا، مکرم سید محمد خالد داؤد صاحب وان ساؤتھ، ایک بیٹی محترمہ فریحہ شمین داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم سید مظفر احمد صاحب مسس ساگا، تین بھائی مکرم سید فرقان احمد صاحب، مکرم سید اعجاز احمد صاحب بہار، مکرم سید عمران احمد صاحب امریکہ اور دو بہنیں محترمہ سائقہ شاہد صاحبہ امریکہ اور محترمہ بشریٰ احمد صاحب بہار یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم عبدالغفور ناصر صاحب

26/ اکتوبر 2022ء کو مکرم عبدالغفور ناصر صاحب آٹواہ ایسٹ جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 28/ اکتوبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد مس ساگا میں دو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق اور ملنسار تھے۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ نسیم طاہرہ صاحبہ، دو بیٹے مکرم لقمان داؤد صاحب، مکرم عثمان قیوم صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ نعیمہ ہما صاحبہ، محترمہ صائمہ حنا صاحبہ آٹواہ ویسٹ اور تین بھائی مکرم عبدالشکور ناصر صاحب، مکرم عبدالاعلیٰ ناصر صاحب، مکرم عبدالرؤف ناصر صاحب بریمپٹن اور دو بہنیں محترمہ مبارکہ صفیہ صاحبہ پیس ویلج اور محترمہ عابدہ صفیہ صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ پروین اختر صاحبہ

28/ اکتوبر 2022ء کو محترمہ پروین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد ناصر صاحب حلقہ وڈبرج نارتھ 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 30/ اکتوبر 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اور اگلے روز نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز اور ملنسار خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے مکرم آفتاب اقبال صاحب، مکرم سلیم اقبال صاحب وان اور پانچ بیٹیاں محترمہ عابدہ پروین صاحبہ پاکستان، محترمہ ساجدہ مظہر صاحبہ یوگنڈا، محترمہ آصفہ شاہد صاحبہ وان، محترمہ اسماء مبشر احمد صاحب پیس ویلج، محترمہ صائمہ ناز صاحبہ بریڈفورڈ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب

28/ اکتوبر 2022ء کو مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سیسکاٹون ساؤتھ ویسٹ جماعت 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 11 نومبر 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اور نیشنل قبرستان میں تین بجے تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو ایک طویل عرصہ تک لنگر خانہ میں خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ شیخ سلیمہ خورشید صاحبہ سیسکاٹون ساؤتھ ویسٹ، دو بیٹے مکرم شیخ احمد سلمان خورشید صاحب مربی سلسلہ امریکہ، مکرم شیخ داؤد احمد صاحب وان، ایک بیٹی محترمہ عطیۃ المنان صاحبہ سیسکاٹون ساؤتھ ویسٹ، تین بھائی مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب یوکے، مکرم شیخ نصیر احمد صاحب جرمنی، مکرم شیخ نعیم احمد صاحب پاکستان، چار بہنیں محترمہ امۃ الباسط کریم صاحبہ جرمنی، محترمہ امۃ القیوم صاحبہ لندن، محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ جرمنی، محترمہ امۃ الشافی صاحبہ پاکستان بریڈفورڈ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترم محمد ایوب کھوکھر صاحب

یکم نومبر 2022ء کو محترم محمد ایوب کھوکھر صاحب ڈرہم ویسٹ جماعت بعمر 64 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 6 نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔

پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ فوزیہ ایوب کھوکھر صاحبہ ڈرہم ویسٹ، دو بیٹے مکرم وقاص احمد کھوکھر صاحب اور مکرم کاشف احمد کھوکھر صاحب ڈرہم ویسٹ، ایک بیٹی مکرمہ قرۃ العین احمد صاحبہ لندن نارتھ، دو بھائی مکرم محمد الیاس کھوکھر صاحب بریمپٹن ویسٹ اور مکرم محمد ابراہیم کھوکھر صاحب سینٹ کیتھرین اور دو بہنیں مکرمہ طاہرہ عبیداللہ صاحبہ یو۔ ایس۔ اے اور مکرمہ بشریٰ زاہد راجپوت صاحبہ بریمپٹن ویسٹ شامل ہیں۔

ایک اصلاح

مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب حلقہ پیس ویلج ساؤتھ میں 21 ستمبر 2022ء کو وفات پا گئے تھے۔ پسماندگان میں ان کی ایک بیٹی کا نام ناصرہ سلام صاحبہ وان ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد و ضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ و اقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔